مَن یُرِدِ اللہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّھہُ فِی الدِّینِ (الحدیث)

اَلعَطَایَا الیٰسِینِیَہ فِی الفَتَاوٰی الشَّفِیقِیَہ

المعروف

فتاویٰ شفیقیہ





از

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی
محمد شفیق رضا شمسی
سرپلو ضلع مہوتری، نیپال

ناشر

سید ضیاء احمد بخاری، ممبئی

فتاویٰ شفیقیہ

از

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی محمد شفیق رضا شمسی سرپلو ضلع مہوتری نیپال

مصنف کی دیگر اہم کتابیں

1. مسائل رضویہ
2. فتاویٰ نیپال
3. مسائل برکاتیہ
4. پردہ اور جہیز
5. انوار مسائل
6. آئینۂ اسلاف





FATAWA SHAFIQUIA
طباعت: احمد پبلیکیشنز (پرائیویٹ لمیٹڈ)
قادری منزل، فقیر بارہ مسجد سے متصل، باری پتھ، دریا پور، پٹنہ
Mob. 8521889323 / 9973362000
₹ 200.00/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہ حنفی کی مستند کتابوں سے ماخوذ، جزئیات کثیرہ
اور دلائل قاہرہ پر مشتمل فتاویٰ کا مجموعہ

{بنام}

اَلْعَطَایَا الْیٰسِیْنِیَہ فِی الْفَتَاوٰی الشَّفِیْقِیَہ

المعروف بہ

فتاویٰ شفیقیہ

مؤلف

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی
محمد شفیق رضا شمسی
سرپلو ضلع مہوتری، نیپال

{ناشر}
خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ
سرپلو، مہوتری، نیپال

بفیض روحانی:

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، منبع فیض و برکات وکمالات، عارف باللہ، عاشق رسول اللہ مفتی برطانیہ شمس العلما حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی سید شمس الضحیٰ علیہ الرحمۃ والرضوان دھاواں شریف۔ غازی پور۔

نام کتاب	:	فتاویٰ شفیقیہ
مؤلف	:	**الحاج پیر مفتی محمد شفیق رضا شمسی**
تصحیح	:	رئیس الفقہا حضرت مولانا مفتی محمد صدام حسین قادری امجدی صاحب
کمپوزنگ	:	محمد حماد رضا قادری غازی پور
سال اشاعت	:	1447ھ 2026
تعداد اشاعت	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
قیمت	:	RS.200/-

ملنے کے پتے

- ☆ جامعہ ابوالغوث شہر غازی پور (یوپی)
- ☆ خانقاہ عالیہ غوثیہ چشتیہ دھاواں شریف، غازی پور
- ☆ دارالشریعہ شہر غازی پور۔ یوپی۔ الھند
- ☆ خانقاہ حضور سراج الاولیاء، رحمت پور شریف، رگھواڈیہ، دیوگھر
- ☆ خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ، سرپلو، مہوتری (نیپال)
- ☆ الزہراء گرلس اکیڈمی، موتیہاری مشرقی چمپارن (بہار)

فہرست مشمولات

●—شرف انتساب 8

●—ہدیۂ خراج عقیدت 9

●—کلمات تبریک: حضرت مولانا محمد سراج الدین فیضی صاحب 10

●—تقریظ جلیل: سید ابوالحسن غوثی چشتی اشرفی ازہری صاحب 11

●—مقدمہ: مفتی محمد صدام حسین قادری امجدی رضوی صاحب 14

●—تقریظ جمیل: سید شاہ ضیا احمد بخاری صاحب 23

●—تقریظ: سید نظر عالم قادری، سادات پور سیوان 25

●—تقریظ: مفتی غلام جیلانی ازہری صاحب 26

●—تاثرات جمیلہ: سید ابرار القادری رضوی صاحب 29

●—تقریظ: مولانا محمد فرحان رضا قادری ازہری صاحب 36

●—اپنی باتیں 38

●—کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟ 41

●—ایمان کسے کہتے ہیں؟ 42

●—کیا ایمان لانا فرض ہے؟ 43

●—وضو وغسل کے فرائض بالتفصیل لکھیں؟ 44

●—طہارت کی لغوی واصطلاحی تعریف لکھتے ہوئے۔۔۔ 44

●—بعد وضو معلوم ہوا کہ ہاتھ کی انگلی دھلنے سے رہ گئی۔۔۔ 45

●—نجاست کی لغوی واصطلاحی تعریف لکھتے ہوئے۔۔۔ 46

●—تیمم کے فرائض وطریقے لکھیں؟ 47

●—نواقض وضو وغسل تحریر کریں؟ 48

●—آنکھ سے آنسو بہنے کی صورت میں وضو ٹوٹے گا یا نہیں 49

●—منہ سے خون نکلنے کی صورت میں وضو برقرار رہے گا یا نہیں؟ 49

●—حیض ونفاس واستحاضہ کی تعریف اور مدت و۔۔۔۔۔ 50

●—ناپاک ٹنکی وگدا وناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ لکھیں؟ 51

●—نماز کس سنہ میں فرض ہوئی؟ 52

●—نماز پنجگانہ کی فرضیت دلائل وبراہین کی روشنی میں۔۔۔۔ 53

●—اگلی شریعت میں نماز پڑھنے کا طریقہ کیا تھا؟ 54

●—نماز کے فرائض وواجبات وشرائط لکھیں؟ 55

●—اوقات نماز پنجگانہ تحریر کریں؟ 56

●—امام صاحب کی تلاوت شروع کرنے کے بعد مقتدی۔۔ 57

●—رکوع وسجود کرنے کا مکمل طریقہ لکھیں؟ 58

●—نماز پنجگانہ کے لیے اذان کہنا کیسا ہے؟ 60

●—مسجد میں بلا اذان واقامت کہے باجماعت نماز پڑھنا۔۔۔ 61

●—قعدۂ اخیرہ میں التحیات کو دوبار پڑھنا کیسا ہے؟ 62

●—حالت نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا کیسا ہے؟ 62

●—حالت نماز میں رفع یدین کرنا کیسا ہے؟ 63

●—حالت نماز میں آمین بالجہر کرنا کیسا ہے؟ 64

●—روزہ کی لغوی وشرعی تعریف لکھیں؟ 65

● — روزہ کس سنہ میں فرض ہوا؟ 66
● — روزہ کی قسمیں مع احکام تحریر کریں۔؟ 67
● — رمضان کے روزے میں نیت کا کیا حکم ہے؟ 69
● — مفسدات ومکروہات روزہ کو بالتفصیل تحریر کریں؟ 70
● — کن صورتوں میں روزے کی قضالازم ہے۔۔۔۔ 73
● — حالت روزہ میں انجکشن لگانا کیسا ہے؟ 75
● — حالت روزہ میں گل منجن یا کولگیٹ کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ 76
● — حالت روزہ میں بلڈ یا پانی چڑھانا کیسا ہے؟ 77
● — حالت روزہ میں ڈائلیسیس کرانا کیسا ہے؟ 78
● — حالت روزہ میں بھاپ لگوانا کیسا ہے؟ 79
● — فرضیت زکوٰۃ کب ہوئی؟ 80
● — زکوٰۃ کی لغوی وشرعی تعریف بیان کریں؟ 81
● — وجوب زکوٰۃ کی شرطیں تحریر کریں؟ 81
● — کن اموال پر زکوٰۃ فرض ہے؟ 82
● — شئی مرہون کی زکوٰۃ کس پر واجب ہے۔؟ 82
● — مغصوب کی زکوٰۃ کس پر واجب ہے۔ 83
● — ہیرے جواہرات بغرض تجارت ہوں تو زکوٰۃ واجب۔۔ 84
● — کھیت پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟ 85
● — مصارفین زکوٰۃ کون کون ہیں بالتفصیل تحریر کریں؟ 86
● — مالک نصاب پیشگی چند سال کی زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں؟ 88

● — حج کی تعریف لکھیں؟ 89
● — حج کا حکم کس سنہ میں نازل ہوا؟ 90
● — حج فرض ہونے کی شرطیں تحریر کریں؟ 90
● — حج میں کیا چیزیں فرض ہیں تحریر کریں؟ 91
● — حج فرض ادا ہونے کی شرائط تحریر کریں؟ 92
● — حج کے واجبات وسنن تحریر کریں؟ 92
● — حج میں کیا چیزیں فرض ہیں تحریر کریں؟ 97
● — والدین کی قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے؟ 98
● — خیرات کے پیسے کو مسجد میں خرچ کرنا کیسا ہے؟ 99
● — کیا نابالغ بچہ نفلی صدقہ کرسکتا ہے؟ 100
● — ایصال ثواب کی نیت سے نفلی صدقہ اپنے گھر یا۔۔۔ 101
● — بیوی کو ہمبستری کے دوران ماں یا، بہن کہنے۔۔۔۔ 102
● — صرف کھیت ہو تو قربانی واجب ہے یا نہیں؟ 103
● — ایام قربانی میں روپے ختم ہو گئے تو قربانی واجب ہے یا نہیں؟ 104
● — فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو قربانی۔۔۔ 105
● — قربانی کے جانوروں کی عمر کیا ہونی چاہیے؟ 105
● — بڑے جانور میں زیادہ سے زیادہ کتنے لوگ۔۔۔۔ 106
● — بڑے جانور کی قربانی میں وہابی دیوبندی شریک۔۔۔ 107
● — قربانی کا گوشت اندازے سے تقسیم کرنا کیسا ہے؟ 108

●—قربانی کا گوشت کافر کو دینا کیسا ہے:؟	109
●—مرحوم کے نام سے قربانی کرنا کیسا ہے؟	110
●—دیوبندی سے ہاتھ ملانا اور بیٹھ کر مزے سے بات کرنا؟	111
●—نابالغ کا خرید وفروخت کرنا کیسا ہے؟	115
●—وہابیہ و دیابنہ سے خرید وفروخت کرنا کیسا ہے؟	116
●—خیار رویت وخیار عیب وخیار شرط کسے کہتے ہیں۔	117
●—اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو کن کن سلاسل میں خلافت و۔۔۔۔	118
●—اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو مجدد کا لقب سب سے۔۔۔۔	119
●—علیٰ حضرت قدس سرہٗ کو اعلیٰ حضرت کا لقب۔۔۔۔۔	119
●—اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو کتنی اولادیں تھیں۔	120
●—اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے کتنے اساتذہ تھے؟	121
●—اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے کتنے خلفاء تھے؟	121
●—اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ہند میں کس کس شہر کا دور۔۔۔۔	124
●—فتاویٰ رضویہ شریف میں کتنے رسائل اور کتنے۔۔۔۔۔	124
●—اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟	125
●—عرس وچادر وطواف ومزار وبوسہ کی شرعی حیثیت تحریر کریں؟	125
●—مشروم کھانا کیسا ہے؟	127
●—کھانا کھاتے وقت اگر کوئی سلام کرے تو جواب دے۔۔۔	128
●—نذر کتنی طرح کی ہوتی ہے؟	129

●●●

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیری کوشش کو آیۃ من آیات اللہ، معجزۃ من معجزات رسول اللہ، الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے مظہر اتم، عاشق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مجدد دین وملت، معدن خیر وبرکت، ناشر سنت، قاطع بدعت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام منسوب کرتا ہوں

جنھوں نے اسلام وسنیت کی بے لوث خدمت فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا اور ہزار سے زائد دینی کتب بالخصوص ''فتاویٰ رضویہ شریف'' عطا کر کے علم وفضل، فکر ودانش کی عظیم الشان دولت گراں مایہ سے ہمیں بہرہ ور فرمایا۔

اور

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شریعت وطریقت کے مجمع البحرین صدر الشریعہ بدر الطریقہ فقیہ اعظم قاضی اسلام سیدی سرکار ابو العلا حکیم محمد امجد علی اعظمی حنفی قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام جنھوں نے فقہ حنفی کی انسائیکلو پیڈیا عالم بنانے والی کتاب ''بہار شریعت'' تصنیف فرما کر مسلمانوں پر احسان فرمایا۔ جن کی بارگاہ میں ارباب عقیدت نے اپنی عقیدتوں کا خراج یوں پیش کیا ہے۔

سلامی جا بجا ارض وسما دیں — مہ وخورشید پیشانی جھکا دیں
ترے خدام اے صدر شریعت — جدھر جائیں فرشتے پر بچھا دیں

گر قبول افتد زہے عزّ وشرف

محمد شفیق رضا قادری شمسی غفرلہ

ہدیۂ خراج عقیدت

میں اپنی اس کاوش کو حضرت سید ضیا احمد بخاری کے والد بزرگوار عالی مرتبت سید عبدالمناف علیہ الرحمہ کی جانب منسوب کرتا ہوں اور ان کے لیے دُعائے خیر کرتا ہوں کہ مولیٰ عزوجل انہیں جنت الفردوس میں مقام عُلیا عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادم اولادِ رسول

محمد شفیق رضا قادری شمسی غفرلہ

کلمات تبریک وتحسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ مولانا **محمد سراج الدین فیضی** صاحب قبلہ، سورا، اڑیسہ

زیر نظر کتاب ''فتاویٰ شفیقیہ'' فقہی دنیا میں ایک اہم علمی اضافہ ہے۔ میں نے اس کے چند سطور سرسری طور پر دیکھے، دل باغ باغ ہوگیا۔ ہماری جماعت کے ایک ہونہار کہنہ مشق عالم ومفتی الحاج حضرت مفتی شفیق رضا شمسی زیدمجدہٗ الکریم کی بہترین کاوش ہے۔

موصوف ہر فن میں ممتاز نظر آتے ہیں، ہمارے دیار میں اولادِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علامہ ومفتی سید ابرار القادری کے ہمراہ تشریف لائے اور عرس جمالی کے موقع پر حاضر ہوکر کانفرنس کی کامیابی میں بڑا اچھا کردار آپ نے ادا فرمایا۔

میں رب کریم کی بارگاہ میں دُعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو قبولیت تامہ عطا فرمائے اور اس کی اہمیت وافادیت کو ہر دل پر نقش فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ الاعلیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد سراج الدین فیضی، سورو، اڑیسہ

□□□

تقریظ جلیل

بقلم فیض رقم

پیر طریقت، گل گلزار چشتیت، وقار بزم سنیت، مفکر اسلام، مرشد برحق، مفسر قرآن

حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری مفتی الحاج الشاہ

سید ابوالحسن غوثی چشتی اشرفی ازہری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین: خانقاہ غوثیہ چشتیہ، دھاواں شریف وبانی وسربراہ اعلیٰ جامعہ ابوالغوث شہر غازی پور وسرپرست دارالشریعہ شہر غازی پور۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اشرف الانبیاء و الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ وَاَوْلِیَاءِ طَرِیْقَتِہٖ اَجْمَعِیْنَ: اَمَّا بَعْد:

قائد اہل سنت، حضرت علامہ ومولانا مفتی حیدر علی وحیدی صاحب پرنسپل: مدرسہ محسن العلوم ثقلین آباد وبانی دارالشریعہ وقاضی شہر ضلع غازی پور کا موجودہ اکابر علما کے صف اول میں شمار ہے، جو تدریس وافتا اور تقریر وتحریر وقضا وغیرہ تمام علمی میدانوں کے شہسوار ہیں اور اپنی فنی مہارتوں میں یکتائے روزگار رہیں، بلبل ہزار دبستان کی طرح ہر مجلس میں چہکتے اور گلہائے رنگارنگ کی طرح ہر چمنستان میں کھلتے اور مہکتے رہتے ہیں جو علما واصفیا کے محبوب نظر بھی رہتے ہیں جنھوں نے والد گرامی پیر طریقت، زبدۃ العارفین حضور شمس العلما حضرت علامہ الحاج الشاہ

مفتی سید شمس الضحیٰ اشرفی علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشین خانقاہ غوثیہ چشتیہ، دھاواں شریف، ضلع غازی پور۔ یوپی کی خواہش کے مطابق وموافق دارالشریعہ قائم فرمایا جو وقت کی اہم ضرورت تھی جس کی حاجت شہر غازی پور میں کافی برسوں سے محسوس کی جاتی تھی۔ جس کی سرپرستی خود والد بزرگوار نے تاحین حیات فرمائی۔ آپ کے انتقال پرملال کے بعد سرپرستی کی مکمل ذمہ داری میرے سر آگئی۔ جہاں سے احکام الہیہ کی ترسیل، پیغامات نبویہ کی تبلیغ، اکابرین اہلسنت و بزرگان دین وملت بالخصوص الشاہ امام احمد رضا قدس سرہم کی تعلیمات وہدایات کی ترویج وتشہیر کی جاتی ہے، جہاں سے عوام وخواص کے نکاح، طلاق، خلع، فسخ عنین، نفقہ، عدت، وراثت، وغیرہ کے اہم مسائل ومعاملات شریعت اسلامیہ کی روشنی میں قاضی کے ذریعے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ جہاں سے ایسے افراد تیار کیے جاتے ہیں جو عوام کو درپیش مختلف مسائل کے شرعی جوابات دے سکیں، چاہے وہ مالی معاملات، خاندانی مسائل یا دیگر سماجی امور سے متعلق ہوں۔ جہاں پر عوام اہل سنت کی سہولت کے لیے عربی، فارسی، اردو، انگریزی ہندی وغیرہ زبان میں فتویٰ نویسی اور مفتی کورس کرنے والے علمائے کرام کو تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے رئیس الفقہا، مفتی پروانچل، نقیب الاسلام، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد صدام حسین قادری امجدی رضوی صاحب کو صدر مفتی کی حیثیت سے انتخاب فرمایا۔ اس وقت سے لے کر اب تک مفتی صاحب قبلہ نہایت ہی دینداری وذمہ داری کے ساتھ دارالشریعہ کے تمام امور

کوانجام دے رہے ہیں۔آپ ہی کی زیر نگرانی وقاضی غازی پور کی صدارت اور میری سرپرستی میں علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد تحقیق وافتا کی تعلیم وتربیت حاصل کررہی ہے۔ان میں ایک قابل فخر نام عالی جناب مولانا مفتی محمد شفیق رضا شمسی صاحب متعلم فی الفقہ سال آخر دارالشریعہ شہر غازی پور کا ہے۔جنہوں نے اس سال اپنی فراغت افتا کے حسین موقع پر ایک نہایت وقیع کتاب بنام ”فتاویٰ شفیقیہ“ترتیب دی ہے۔جوشائقین فقہ وفتاوٰ ی اورعوام کے لیے نفع بخش ضرور ثابت ہوگی۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعطائے رسول، سلطان الہند،حضور خواجہ غریب نواز ومحبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا ومحبوب یزدانی حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی ومحبوب رحمان سیدابو الغوث گرم دیوان و حضور فخر المشائخ وحضور شمس العلماو جملہ مشائخ دھاواں شریف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے توسل جلیل سے موصوف کی کتاب کوقبولیت عامہ عطافرمائے اورمزید دین و سنت کی نمایاں خدمات انجام دینے کی توفیق عطافرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واھل بیتہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔

دعا گو:

سیدابوالحسن غوثی اشرفی غفرلہ

سجادہ نشیں: خانقاہ غوثیہ چشتیہ دھاواں شریف ضلع غازی پور۔یوپی،الھند

۱۸/جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۰/نومبر ۲۰۲۵

مقدمہ

بقلم: رئیس الفقہا، نقیب الاسلام، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ ومولانا

مفتی محمد صدام حسین قادری امجدی رضوی صاحب

نائب قاضی شریعت ضلع غازی پور وصدر مفتی دارالشریعہ شہر غازی پور یوپی۔الھند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لربی حمدا کاملا والصلاۃ والسلام علی حبیبی دائما وعلی الہ واصحابہ ابدا سرمدا امابعد!

فقہ اسلامی تعلیمات کا نچوڑ، قرآن کریم کا خلاصہ، شریعت کا ترجمان اور اسلامی زندگی کے لیے مشعل راہ ہے، زندگی کا ایک ایک حصہ فقہ سے مربوط ہے، حتیٰ کہ اس کے بغیر انسانی زندگی ادھوری اور نامکمل سمجھی جائے گی، اسی وجہ سے زمانۂ نبوت سے فقہ وفتاویٰ کی ضرورت مسلم ہے، فقہ کا اطلاق تفصیلی دلائل سے منتخب کردہ جزئیات کو جان لینے پر ہوتا ہے، اولیاء اللہ فرماتے ہیں کہ فقیہ وہ ہے جس کے علم وعمل میں مطابقت ہو، حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: فقیہ وہ شخص ہے جو اللہ کو راضی کرتے ہوئے آخرت کی طرف راغب ہوکر اپنے عیوب سے باخبر ہو، فقہ ایک انفع اور بے پناہ خصوصیات کا حامل فن ہے، اس کے حاملین ہر دور میں معزز سمجھے جاتے رہے ہیں، اسے قرآن کریم میں خیر کثیر سے تعبیر کیا گیا ہے، اور فقہ اپنی تمام تر امتیازی خصوصیات کی بدولت تمام علوم سے لائق وفائق رہا ہے، اس لیے

کہ زندگی صحیح طور پر گزارنے کے لیے اس علم کی سخت ضرورت درپیش ہوا کرتی ہے، علم فقہ دیگر علوم تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

"وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ" (122)

ترجمہ: کنز الایمان: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے۔ حدیث شریف میں ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے لیے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بنا تا ہے۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے۔

(بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرً ا یفقہہ فی الدین، ۱/ ۲۴، الحدیث: ۷۱، مسلم، کتاب الزکوۃ، باب النہی عن المسئلۃ، ص ۵۱۷، الحدیث: ۱۰۰ (۱۰۳۷))

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ "ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/ ۱۱۳، الحدیث: ۲۶۹۰)

فقہ اَحکام دین کے علم کو کہتے ہیں اور اِصطلاح فقہ بھی اس کا عظیم مِصداق ہے۔

علامہ ابن نُجیم مصری علیہ الرحمہ نے فقہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"علم فقہ، عظمت میں تمام علوم سے بڑھا ہوا ہے اور اجر کے اعتبار سے بھی سب سے عظیم ہے، علم فقہ اپنے مقام ورتبہ اور فائدہ کے اعتبار سے بھی بہت بلند ہے اور وہ آنکھوں کو نور اور جلا بخشتا ہے، دل کو سکون اور فرحت بخشتا ہے اور اس سے شرحِ صدر حاصل ہوتا ہے"۔ (الاشباہ)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ اس کی عظمت کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں:

"تمام علوم میں قدر ومنزلت اور مقام ورتبہ کے اعتبار سے سب سے بہتر علم فقہ ہے، اس لیے کہ علم فقہ تمام علوم تک پہنچنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے، اسی وجہ سے ایک متقی فقیہ ہزار عابدوں پر بھاری ہوتا ہے، علم فقہ کو حاصل کرنا چاہیے، اس لیے کہ علم فقہ نیکی اور تقویٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور ہر دن علم فقہ سے مستفید ہوتے رہنا چاہیے، اس کے سمندر میں غوطہ زنی کرنا چاہیے"۔ (شامی)

فقہ اسلامی کا دائرۂ کار:

علم فقہ دراصل انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے اس میں عبادات (نماز، روزہ، حج، زکوۃ، قربانی، اعتکاف، نذر وغیرہ)، معاملات (خرید و فروخت، شرکت، رہن وکفالت، ہبہ، عاریت، اجارہ وغیرہ)، عقوبات (شرعی حدود، قتل وجنایت کی سزا، تعزیر وغیرہ)، عائلی قانون (نکاح وطلاق،

فسخ وتفریق، عدت وثبوت نسب، نفقہ وحضانت، ولایت، میراث، وصیت وغیرہ)، ملکی قوانین (حقوق وفرائض) بین الاقوامی قوانین (دوقوموں کے درمیان تعلقات و معاہدات اور حقوق وفرائض سے متعلق قوانین) اس موضوع پر سب سے پہلی کتاب امام محمد علیہ الرحمہ کی ''کتاب السیر'' ہے۔ مستشرقین کو بھی اس حقیقت کا اعتراف ہے۔

اس تفصیل سے فقہ اسلامی کی وسعت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس نے کس عمدگی سے زندگی کے تمام شعبوں کو اپنے اندر سمویا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک سے لے کر خلافتِ عثمانیہ کے سقوط تک فقہ اسلامی نے ایشیاء، افریقہ اور یورپ کے قابلِ لحاظ حصہ پر فرماں روائی کی ہے، یہ چیز فقہ اسلامی کی جامعیت اور ہمہ گیریت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس میں اشتغال افضل ترین عبادت ہے، اور فقہی مجالس میں شرکت کا ثواب ساٹھ سال کی عبادت سے بڑھ کر ہے، نیز ایک فقیہ ہزار جاہل عابدوں پر بھاری ہے، فقہ صرف اپنے حاملین کے لیے ہی نہیں بلکہ ان سے منسلک تمام افراد کے لیے نفع بخش ہوتا ہے، اور فقہاء معالج اور طبیب ہوتے ہیں اور شریعت کے ترجمان بھی، کیونکہ وہ امت کی دستگیری کرنے کے ساتھ ہی ساتھ نئے پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کر کے ان کو صحیح صورت حال سے واقف کراتے ہیں، مزید برآں فقہ اس وجہ سے بھی زیادہ مفید اور نفع بخش ہے چونکہ مستفتی جو بھی سوالات کرتے ہیں وہ عمل کرنے کی غرض سے ہی ہوتا

ہے، جو کہ مفتیان کرام اور فقہائے عظام کے لیے صدقۂ جاریہ کا باعث بنتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جو مسائل درپیش ہوا کرتے تھے بذریعہ وحی اس کے حل کی شکل سے مطلع کر دیا جاتا تھا، اور آپ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان بیان فرمادیتے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہوگیا، اب صحابۂ کرام نے احادیث اور تعلیمات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ کر رکھا تھا، لہٰذا انھیں کی روشنی میں مسائل کا حل تلاش کر لیتے تھے۔

ان کے بعد تابعین عظام، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین کا دور آیا، انہوں نے ان تعلیمات کو سامنے رکھ کر تمام مسائل کو حل کیا، اخیر میں ائمۂ اربعہ کا دور آیا، اور چار مسلک پر تمام حضرات متفق ہوگئے، لہٰذا فقہی مسائل کو یکجا جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، جس کو اس وقت کے بڑے بڑے نامور علما نے انجام دیا، اور ائمہ اربعہ کے مقرر کردہ اصول وضوابط کو سامنے رکھ کر جدید مسائل کا حل تلاش کیا، اور امت کی صحیح رہنمائی کی، کیونکہ اس فن کی ضرورت زندگی کے ہر موڑ پر پڑتی ہے، اس لیے وہی حضرات مرجع خلائق بن گئے، اور اس عظیم منصب کے حاملین اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت تمام عالم کو ہر آن ہر لمحہ شریعت کے مسائل سے روشناس کراتے رہے، اور الحمدللہ آج تک یہ سلسلہ جاری ہے، اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا، ان کے صحیح رہنمائی کی بدولت صرف انہیں کی نہیں بلکہ ایک جم غفیر کی زندگی سنورتی ہے،

اور تمام تر کاوشیں اور محنتیں ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنتی رہتی ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ فقیہ اخلاص وعلوم ومعارف میں تعمق و گہرا ربط رکھنے کے ساتھ ہی ساتھ اپنے موقف میں ثابت قدم رہتے ہوئے حق سے ذرہ برابر بھی انحراف نہ کرے، اور اپنے دامن کو غلط مسائل اور بیجا تأویلات سے داغدار نہ کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ فقہ انسانی زندگی کو شریعت کے اصول وقوانین کے مطابق گزارنے کے لیے نہایت ہی ضروری فن ہے، جس کے بغیر راہ راست پر چل کر منزل مقصود تک پہنچنا ناممکن سا نظر آتا ہے، اور پیدائش سے لے کر موت تک کا وقت اس سے مربوط ہے، اس لیے اس کی ضرورت تمام زمانوں میں مسلم رہی ہے، اور اس کی افادیت کا کوئی منکر نہیں ہوسکتا، نیز اس کے فضائل بھی بے شمار ہیں، لیکن یہ تمام ترچیزیں فائدہ مند اور کارگر اسی وقت ہوں گی جب کہ اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ شرعی وفقہی اصول وضوابط کو سامنے رکھ کر قرآن وحدیث سے صحیح صحیح مسائل مستنبط کرکے بیان کیا جائے، خود بھی عامل ہو اور دوسروں کی بھی رہنمائی کرے، اگر خدانخواستہ انجانے میں اجتہاد میں غلطی ہوجائے تب بھی محنت کی وجہ سے ایک اجر ملے گا، اور صحیح اجتہاد پر تو دوگنا اجر ہے، لہٰذا شرعی مسائل کو بیان کرنے میں نہایت ہی احتیاط سے کام لے، ورنہ بے پناہ صلاحیت کے باوجود سوائے حسرت وندامت اور افسوس کے کچھ نہیں باقی رہے گا۔ انہیں اسباب وعلل کی بنا پر مورخہ ۲ رمئی ۲۰۱۷ء مدرسہ محسن العلوم ثقلین آباد شہر غازی پور کے سالانہ جلسہ محسن اعظم کانفرنس کے حسین ومسعود

موقع پر عوام اہل سنت کی فلاح وبہبود کے لیے سینکڑوں علما ومشائخ وسجادگان اور عوام وطلبا کی موجودگی میں "دار الشریعہ شہر غازی پور کا قیام عمل میں آیا۔ بانی دار الشریعہ، استاذ العلماء، جامع معقول ومنقول، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، قائد اہل سنت، مصلح قوم وملت، خطیب اہل سنت حضرت علامہ ومولانا مفتی الشاہ حیدر علی وحیدی صاحب مدظلہ العالی والنورانی صدر المدرسین مدرسہ محسن العلوم ثقلین آباد وقاضی شہر ضلع غازی پور "علم وفضل، زہد وتقوی، اخلاص واخلاق، حلم وبردباری، جود وسخا" اور سیکڑوں خوبیوں کے حامل ہیں۔

حضرت مفتی حیدر علی وحیدی صاحب قبلہ حرص وہوس، بغض وعناد، اور کم ظرفی کے امراض سے یکسر پاک ہیں، بڑے سے بڑے معاملے میں بھی آپ ہنستے مسکراتے رہتے ہیں اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو نہایت خوش اسلوبی سے حل کرلیا کرتے ہیں ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔

آپ کی سب سے بڑی خوبی تصلب فی الدین ہے، مسلک وعقائد میں ذرا بھی لچک پسند نہیں۔ نہایت ہی متصلب اور سنی رضوی وحیدی عالم ہیں۔ بدعقیدوں اور رسول دشمنوں سے ذرا بھی رواداری کے قائل نہیں۔ نہ ان سے سلام وکلام کرتے ہیں اور نہ ان کی تقریبات میں شامل ہوتے ہیں حتی کہ دین میں مداہنت ہر گز پسند نہیں۔

مؤرخہ ۲ رمئی ۲۰۱۷ء محسن اعظم کانفرنس ثقلین آباد شہر غازی پور کے اجلاس نورانی میں صوفیا، علما ومفتیان کرام کی موجودگی میں پیر طریقت، عارف باللہ نازش

قرطاس وقلم مفتی بنارس حضرت علامہ ومولانا مفتی الشاہ معین الدین احمد فاروقی (پیارے میاں) مدظلہ نے قضا کی اہمیت وافادیت اور اس کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مفتی حیدر علی وحیدی صاحب کو ”قاضی شہر غازی پور“ کے خطاب وانتخاب سے نوازا اور اعلان بھی کیا گیا۔ موجودہ پیران طریقت، علما ومفتیان کرام نے تصدیق کی اور پیر طریقت، فخر السادات، حضور سید شاہ محمد اشرف صاحب کچھوچھوی صدر آل انڈیا مشائخ بورڈ کچھوچھہ کے دست مبارک سے دستار قضا باندھی گئی۔

آپ کی اعلیٰ صدارت و قضا میں بحمدہٖ تعالیٰ وبکرم رسولہ الاعلیٰ ”دار الشریعہ شہر غازی پور“ سے اب تک مرد وزن کے نکاح وطلاق وفسخ جیسے معاملات ایک سو سے زائد رحل کیے گئے ہیں اور روزمرہ سوالات کے بارہ سو سے زائد تحقیقی جوابات لکھے گئے ہیں۔ جو عنقریب ”فتاویٰ دار الشریعہ شہر غازی پور“ بشکل کتاب منظر عام پر آئے گی۔ ان شاء اللہ المولیٰ۔

دار الشریعہ شہر غازی پور کے اغراض ومقاصد نمایاں ترین ہیں ان میں سے ایک مقصد خاص یہ ہے کہ نو جوان نسل کو تحریر وقلم کا ذوق دینا اور تصنیفی میدان میں انہیں کارآمد بنا کر علما وفقہا کی ایک مظبوط ٹیم قوم کی قیادت ورہنمائی کے لیے تیار کرنا ہے۔ اسی مقصد خاص کے تحت جید وذہین علمائے اسلام فقہ و افتا کی تعلیم وتربیت اور تصنیف وتالیف کی ٹریننگ لے رہے ہیں۔ ان ہی میں ایک روشن ومبارک نام متحرک وفعال جواں سال عالم دین فاضل نبیل انٹرنیشنل خطیب مولانا مفتی محمد شفیق رضا شمسی رضوی صاحب کا ہے۔ جو نہایت محنتی سلیم

الطبع مؤدب عالم باعمل ہیں۔ جنہوں نے اپنی دستار تحقیق وافتا کے مبارک ومسعود موقع پر اپنے رفقا واحبا واقربا کو دعوت دینے اور عوام اہل سنت کی راہنمائی کے لیے ایک شاندار کتاب بنام ”فتاویٰ شفیقیہ“ تصنیف کی ہے۔ جو دور حاضر کے درپیش جدید مسائل واحکام کے چند ابواب پر مشتمل ہے، جس کے اکثر ابواب وحصص کو میں نے بالاستعاب پڑھا۔ سب کو دلائل وبراہین وکثیر جزئیات وحوالہ جات سے مزین ومرصع پایا۔ جو عوام وخواص سب کے لیے کارآمد اور مفید ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک اپنے نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مصنف موصوف کے علم وعمل ورزق وعمر میں بے پناہ برکتیں، وسعتیں عطا فرمائے اور انہوں نے اس کتاب کے لکھنے میں جو محنت کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مزید زور قلم کی دولت لازوال سے بہرہ ور فرمائے آمین۔ بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دعا گو ودعا جو:

محمد صدام حسین قادری امجدی رضوی

□□□

تقریظ جمیل

محب مسلک اعلیٰ حضرت نور نگاہ حضور یٰسین ملت، حضرت

سید شاہ ضیا احمد بخاری

صاحب قبلہ مالونی ممبئی مہاراشٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ:قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

کیا تم علم والوں اور بے علموں کو برابر سمجھتے ہو؟

دوسرے مقام پر رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

پس علم والوں سے پوچھو جو تم نہیں جانتے۔

قال رسول اللہ صل اللہ علیہ والہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین۔

اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

اِس خاکسار کی بارگاہ میں جب یہ عظیم الشان تصنیف مسمی بنام ''فتاویٰ شفیقیہ'' پیش کی گئی تو اس کے اوراق دیکھ کر یوں محسوس ہوا کہ گویا علم فقہ کے موتی پرو کر ایک شاہکار تیار کیا گیا ہے۔ یہ کوئی عام کتاب نہیں ہے بلکہ علم وفن

کا ایک روشن باب ہے جس سے ظلمت شب میں روشنی پیدا ہوگی۔

یہ کتاب مستطاب میرے برادر صغیر حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد شفیق رضا شمسی کی مایہ ناز تصنیف لطیف ہے جس میں فقہ حنفی کے دقیق مسائل درج کیے گئے ہیں، جنہیں ہر خاص وعام احسن طریقے سے سمجھ سکتا ہے کیونکہ بڑے آسان لب و لہجے میں سلیس اردو انداز اختیار کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مفتی موصوف مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کا جذبۂ صادقہ اپنے دل میں رکھتے ہیں اور ہر مقام پر خواہ تقریر ہو یا تحریر یا میدان تدریس وافتا، سرکار اعلیٰ حضرت ومفتی اعظم وحضور تاج الشریعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے افکار ونظریات کو زیادہ سے زیادہ عام وتام فرماتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ یہ خلیفۂ مفتی اعظم ہند، قاضی شہر بنارس حضور علامہ ومفتی غلام یٰسین علیہ الرحمۃ والرضوان کے سچے جانشین ہیں اور انہوں نے سرپلومہوتری نیپال میں خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ قائم فرما کر اہل سنت وجماعت کا بڑا عظیم کارنامہ انجام دیا۔ یہ حضور یٰسین ملت کی نگاہ کیمیا اثر کا کمال ہے کہ ہزار ہا طوفان حوادث کے جھونکے آتے رہے لیکن شفیق ملت کے پائے استقامت کو جنبش نہ دے سکے۔ سرپلو میں خانقاہ یٰسینیہ میری سرپرستی میں زیر تعمیر ہے۔

اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب العالمین شفیق ملت کے اس نورانی مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے آمین۔

سید ضیا احمد بخاری

تقریظ

پیر طریقت شہزادۂ مفسر قرآن اولادِ رسول

حضرت سید نظر عالم قادری سادار پور، سیوان

الحاج پیر مفتی شفیق رضا قادری شمسی غوثی صاحب عصرِ حاضر کے اُن اہلِ علم میں سے ہیں جن کی شخصیت علم و عمل، تقویٰ و اخلاص اور حلم و دانائی کا حسین امتزاج ہے۔ آپ نے فقہِ حنفی کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا اور عام مسلمانوں کی دینی رہنمائی کو اپنا اوڑھنا بچھونا۔

آپ کے فتاویٰ میں نہ صرف فقہی بصیرت جھلکتی ہے بلکہ امت کے حالات، زمانے کے تقاضوں اور عوام کی عملی مشکلات کا گہرا شعور بھی نمایاں ہے۔ سادگیِ بیان، وضاحتِ مسئلہ اور اعتدالِ مزاج آپ کے فتاویٰ کی نمایاں خصوصیات ہیں، جس کی بنا پر خواص و عوام یکساں طور پر آپ سے استفادہ کرتے ہیں۔

زیرِ نظر استفتاءات کا یہ مجموعہ درحقیقت عوامِ حنفیہ کے لیے ایک قیمتی علمی ذخیرہ ہے، جو روزمرہ کے مسائل میں مستند رہنمائیَ فراہم کرے گا اور طالبانِ علوم فقہ و افتاء کے لیے بھی نہایت مفید ثابت ہوگا۔ یہ مجموعہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ فقہ صرف کتابی علم نہیں بلکہ زندہ معاشرتی رہنمائی کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس علمی کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے، مصنفِ محترم کی عمر، علم اور عمل میں برکت عطا کرے، ان کے قلم کو حق کا ترجمان بنائے رکھے اور اس مجموعۂ فتاویٰ کو امت کے لیے ذریعۂ ہدایت و نفعِ عام بنائے۔

آمین یارب العالمین

سید نظر عالم قادری، سادات پور سیوان

تقریظ

ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت نازش خطابت

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام جیلانی ازہری

جامعہ سنیہ، کھنڈوا، ایم پی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا كتاب محمد كم الاصغر فكيف كتاب محمد كم الا كبر "ایک یہودی امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ کی کتاب المبسوط کو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا ایک دن وہ مسلمان ہو گیا اور پھر یہ تاریخ ساز جملہ کہا

تمہارے چھوٹے محمد صاحب کی کتاب اتنی اچھی ہے تو بڑے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب کی کتاب کیسی ہوگی۔

میری دعا ہے اللہ تعالی اس کتاب کو بھی انہیں مقبول کتابوں میں شامل فرمائے۔

علم کی مشہور دو قسمیں ہیں شرعی غیر شرعی

علم شرعی چار ہیں

علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم توحید

یہ کتاب علم فقہ سے تعلق رکھتی ہے اس زمانے میں فتاوی کی بے شمار کتابیں ہیں مگر فتاوی رضویہ کی نظیر نہیں ملتی ہے اور ملنا بھی مشکل ہے فتاوی شفیقیہ دوسری کتابوں سے نیپال میں اس لیے بھی ممتاز ہے کہ اس میں جزئیات ہے، درایت ہے اتباع شرع ہے، احقاق حق اور ابطال باطل ہے اور سب

سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ کتاب اور مصنف کتاب مفتی شفیق ملت مسلک اعلی حضرت کے نمایاں چہروں میں سے ایک ہیں، تصلب فی الدین ان کی رگ رگ میں بسا ہوا ہے اور کیوں نہ ہو ایک انسان جب مدرسہ سے علم حاصل کر لے اور کسی باعمل مدرس و مربی سے صحبت یافتہ نہ ہو تو وہ بدمذہب صلح کلی اور دہریہ بننے میں وقت نہیں لیتا حضور شفیق ملت نے برسہا برس خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند قاضی غلام یاسین صاحب قبلہ بنارسی علیہ الرحمہ والرضوان کی جوتیاں سیدھی کی ہیں انہی کی صحبت کا اثر ہے کہ مسلک میں وہ اتنے مضبوط ہیں۔

بدمذہب کی کتاب پڑھنا جائز نہیں، بلکہ کتاب اگر چہ سنی کی ہو مگر ہر کتاب سے فتوی بھی نہیں دینا چاہیے اور اس کتاب میں اس کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

وہ کتاب ہے جن سے فتوی دینا جائز نہیں ہے مثلا:

حاوی

مطالب المومنین

خزانۃ الروایات

شرعۃ الاسلام

فتاوی ابن نجیم

شرح کنز

شرح مختصر وقایہ

ان کتابوں سے علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے فتوی دینے سے

منع کیا یہاں میں اس لیے ذکر کیا ہوں تا کہ آپ کے ذہن میں رہے کہ ہر کتاب قابل تقلید اور قابل تنقیل نہیں ہوتی مگر فتاوی شفیقیہ قابل اعتبار اور حضور شفیق ملت کے تفقہ فی الدین کا عکاس ہے

فقہی اشجار کی آبپاشی جن باغبانوں نے کی ہے وہ یہ ہیں امام اعظم ابو حنیفہ:

- ☐ ولادت 80 ہجری وفات 150 عمر 70 سال مزار دار السلام بغداد
- ☐ امام مالک ولادت 90 ہجری وفات 179 عمر 89 مزار مدینہ شریف
- ☐ امام شافعی ولادت 150 ہجری وفات 204 ہجری عمر 54 مزار شریف مصر
- ☐ امام احمد بن حنبل ولادت 164 ہجری وصال 241 ہجری عمر 77 سال مزار شریف بغداد

(فقہ اسلامی ۔مولانا عبدالاول جونپوری)

اعلی حضرت کے شعر پر میں اپنے قلم کو روکتا ہوں

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

غلام جیلانی ازہری

13 / رمضان المبارک 1447ھ

3 / مارچ 2026ء رات 8:2

نزیل جامعہ سنیہ کھنڈوہ ایم پی

☐☐☐

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثرات جمیلہ

ازشہزادۂ رسول اولادِ غوثِ اعظم پیرطریقت ابوالمصباح حضرت علامہ ومفتی

سید ابرار القادری رضوی صاحب قبلہ ابربلخی

دامت برکاتہم القدسیہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

فقہ حنفی کا تعارف:

فقہ حنفی اہل سنت کے چار بنیادی فقہی مکاتب فکر یہ میں سے ایک ہے جس کی بنیاد امام ابوحنیفہ النعمان (م ۱۵۰ھ) کے اصول اجتہاد پر ہے یہ دنیا میں سب سے زیادہ پیروکار رکھنے والا فقہی مذہب ہے جو قرآن وسنت، اجماع اور قیاس مجتہدین کو مصادرِ شریعت قرار دیتا ہے یہ عقلی استدلال اور سماجی ضروریات کے مطابق مسائل حل کرنے میں ممتاز ہے۔

فقہ حنفی کے اہم پہلو:

بانی، امام اعظم ابوحنیفہ جن کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔ تدوین، یہ عالم اسلام کی پہلی باضابطہ مدون (مرتب) فقہ ہے جس کی ترویج میں امام ابو یوسف اور امام محمد الشیبانی نے اہم کردار ادا کیا۔

امتیازی خصوصیات:

عقلی استدلال (قیاس) اصول وضوابط کی روشنی میں نئے مسائل کے

حل میں عقل وقیاس سے کام لینا۔

وسعت ولچک، بدلتے ہوئے حالات کے مطابق مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت اجماع اور استحسان، صحابۂ کرام کے فتاویٰ اور ضرورت پڑنے پر استحسان (بہتر رائے) کو اہمیت دینا۔

پیروکار، دنیا بھر میں خصوصا برصغیر پاک وہند وسطی ایشیا، ترکی اور مصر میں) فقہ حنفی کے پیروکار بے شمار موجود ہیں۔

اہم، ماخذ۔ امام محمد الشیبانی کی ظاہر الروایۃ کی کتب (مبسوط، زیادات، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر) فقہ حنفی کے بنیادی ماخذ ہیں۔

فقہ حنفی کے اہم ادوار۔ دورِ تاسیس، امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں کا دور نمایاں، دورِ تدوین۔ کتب فقہ کی تالیفات کا دور۔

دورِ افتاء، جدید مسائل پر فتاویٰ کی روشنی میں رہنمائی۔

فقہ، اسلامی زندگی گزارنے اور مسائلِ زندگی کو حل کرنے والا مکمل قانون ہے۔ ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ اجمعین نے علم فقہ کے حصول اور اشاعت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردیں، اور امت کو درپیش مسائل کا حل پیش کر کے شریعت پر عمل کرنے کی راہیں ہموار کیں، فقہ کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے علمائے کرام کو فقہاء نے مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے، چنانچہ فقہائے کرام کے سات درجے ہیں۔

(۱) مجتہد مطلق، وہ مجتہد جو قوانین بنانے اور دلائل اربعہ (یعنی قرآن،

حدیث اجماع، قیاس) سے احکام وفروغ (یعنی جزئیات) کا استنباط کر سکے نیز اس سلسلے میں یہ حضرات کسی اور امام کے محتاج نہ ہوں جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(۲) مجتہد فی المذہب۔ وہ مقلد مجتہد جو اپنے امام کے بنائے گئے قوانین کی روشنی میں احکام کے استنباط کی اہلیت رکھتا ہو اگرچہ وہ اپنے امام کے فروع میں مخالفت کرتے ہوں مگر اصول میں اپنے ہی امام کی پیروی کرتے ہوں جیسے امام ابو یوسف اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہما

(ردالمحتار ج ۱ ص ۱۸۱ جدالممتار ج ۱ ص ۳۰۱)

یاد رکھیے مجتہد فی المذہب حکم کا استخراج اسی صورت میں کرے گا کہ جب اسے اپنے امام کا ایک قول بھی نہ ملے، اگر اسے اپنے امام کا ایک قول بھی مل گیا تو وہ اس کی مخالفت نہیں کرے گا، جن مسائل میں دو یا اس سے زیادہ اقوال ہوں اور ان میں سے کسی ایک قول کو مجتہد مطلق نے اختیار کر لیا ہو تو مجتہد فی المذہب دیگر اقوال میں سے کسی ایک قول کو اختیار کر سکتا ہے یہی وصف مجتہد فی المذہب کو دیگر طبقات سے ممتاز کرتا ہے۔

(جدالممتار ج ۱ ص ۳۰۱)

(۳) مجتہد فی المسائل۔ وہ مقلد مجتہد جو اصول وفروع میں اپنے امام کی مخالفت تو نہ کرے مگر اصول وقواعد کو پیش نظر رکھ کر غیر منصوص مسائل کو حل کرنے کی اہلیت رکھتا ہو جیسے امام کرخی، امام سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما۔

(۴) اصحاب تخریج۔ وہ مقلد فقیہ جو اجتہاد تو نہ کر سکیں البتہ اصول اور ماخذ پر گہری نظر رکھنے کی وجہ سے مسائل سے اجمال واحتمال کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں نیز ان میں فروعی مسائل کی مثالوں کی روشنی میں قیاس کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہو جیسے حضرت امام احمد بن علی رازی علیہ الرحمۃ اللہ القوی۔

(۵) اصحاب ترجیح۔ وہ مقلد فقیہ جس میں فقہی روایات میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے کی صلاحیت موجود ہو جیسے امام قدوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۶) اصحاب تمییز۔ وہ مقلد فقیہ جو اقویٰ، قوی اور ضعیف روایات میں فرق کرنے پر قادر ہو جیسے صاحبِ کنز الدقائق امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(۷) مقلد محض۔ وہ مقلد جو ذکر کردہ صلاحیتوں میں سے کوئی بھی نہ رکھتا ہو ان میں عام مسلمان شامل ہیں

(ردالمحتار ج ۱ ص ۱۸۱ تا ۱۸۴)

مقلد محض کو فقہاء کے طبقات میں شامل کرنے میں اس بات کی جانب بھی اشارہ ہے کہ جو خود میں گزشتہ ۶ طبقات میں ذکر کردہ اہلیت نہ پاتا ہو وہ ان طبقات کے فقہاء کا دامن تھام کے ہمارے فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام نے علم فقہ کے حصول کی خاطر برسوں محنت اور دن رات کوشش فرمائی اس راہ میں آنے والی مشکلات اور آزمائشوں کو برداشت کیا جس کے نتیجے میں آج ہم ان پاکیزہ ہستیوں کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ ان

بزرگوں کی سیرت کا مطالعہ کریں، ان کے علمی اثاثے سے خود کو مستفیض و مستنیز کرتے رہیں اوران کے علمی فیضان سے اپنے اندراہلیت پیدا کریں اور قوم وملت کے ملی سماجی اور اقتصادی مسائل کوحل کرنے کی کوشش کریں۔

اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی میرے عزیز گرامی وقار سیاح عرب وعجم خطیب ہندو نیپال حافظ احادیث کثیرہ حضرت علامہ ومفتی شفیق رضا شمسی صاحب مدظلہ النورانی کی کتاب مستطاب ''فتاویٰ شفیقیہ'' ہے جس میں دورِ حاضر کے ضروری مسائل کا جواب معتبر ومستند کتابوں کی روشنی میں دیا گیا ہے، دراصل علامہ شمسی کی یہ شبانہ روز کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے، سفر وحضر میں بھی علامہ شمسی نے مجھ فقیر قادری سے مختلف مسائل پر بحث ومباحثہ کیا تب جاکر اس کتاب کو احسن انداز میں ترتیب دیا۔

کتاب کیا ہے گویا کوزے میں سمندر کو پرو دیا گیا ہے، قارئین کرام مطالعے کے بعد خود اندازہ لگالیں گے کہ یہ علمی شاہکار دنیائے اردوئے معلیٰ کا ایک خوبصورت ذخیرہ ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ علامہ شمسی کو بزرگان دین و اکابرین اہل سنت سے روحانی فیضان خوب حاصل ہوا سرکار تاج الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ ومفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ و الرضوان اور خلیفۂ سرکار مفتی اعظم عالم اسلام حضرت علامہ ومفتی غلام یٰسین رضوی نوری علیہ الرحمہ والرضوان سے روحانیت کا ایسا جام پینے کو ملا کہ علامہ شمسی کی شخصیت نکھرتی چلی جارہی ہے، حاسدین ومعاندین جل بھی کرخاک

میں مل گئے لیکن موصوف نے اِدھر اُدھر توجہ دینے کے بجائے اپنے کام کو جاری رکھا بقول حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ ''ہر مخالفت کا جواب کام ہے''۔

میں نے بارہا حضور یٰسین ملت علیہ الرحمہ کو یہ فرماتے سنا کہ علامہ شمسی میرے سچے جانشین اور خلیفہ ہیں جنھوں نے ہندو نیپال اور بیرونِ ملک قطر اور دبئی وغیرہ میں بھی مسلک اعلیٰ حضرت کا مضبوط ومستحکم کام انجام دیا اور علامہ شمسی کے متعلق حضور یٰسین ملت فرمایا کرتے تھے کہ ان کی تحریر سے میرا فیضان برستا ہے اور ان کی تقریر سے میری خطابت کا جوہر نکلتا ہے اسی لیے حضور یٰسین ملت علیہ الرحمہ نے اپنی حیات میں ہی سرپلو ضلع مہوتری نیپال کی سرزمین پر خانقاہِ یٰسینیہ رضویہ کا سنگ بنیاد رکھا اور علامہ شمسی کو اپنا سب سے قریبی منظور نظر بنایا۔

اب تک علامہ شمسی کی بہت ساری کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن میں فتاویٰ نیپال، مسائل رضویہ، سنابل شریعت، ضیائے تاج الشریعہ، تجلیات حضور قاضی شہر بنارس، پردہ اور جہیز، آئینہ اسلاف، انوارِ مسائل قابل ذکر ہیں، تمام تصنیفات لاجواب اور بے مثال ہیں اور عوام وخواص سے داد وتحسین بھی وصول کرچکی ہیں۔

اب یہ کتاب ''فتاویٰ شفیقیہ'' پریس کے حوالے ہے اس کو آسان اور عام فہم سلیس انداز میں تحریر کیا گیا ہے تاکہ ہرکس وناکس شریعت کے پیچیدہ اور گنجلک مسائل کو سہل طریقہ سے سمجھ سکے اور مصادر ومراجع اور ماٰخذ وحوالہ

جات بھی پیش کر دیئے گئے ہیں تا کہ کوئی تنگ نظری کا شکار نہ ہو۔

اخیر میں فقیر قادری رب العلمین کی بارگاہ میں صدق دل سے دعا کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ علامہ شمسی صاحب کے اس حسین وجمیل کاوش کو مقبولیت عامہ سے سرفراز فرمائے اور اس کتاب سے عوام وخواص اہل سنت وجماعت کو خوب خوب افادہ واستفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور علامہ شمسی کے ذریعے مسلک حق اہل سنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کو زیادہ سے زیادہ فروغ واستحکام عطا فرمائے آمین ثم آمین یارب العلمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دعا گو، فقیر قادری سید ابرار القادری رضوی ابربلخی

خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ رحمت پور شریف، رگھواڈیہ دیوگھر جھارکھنڈ

۴/مارچ ۲۰۲۶ء ۱ بجکر ۱۵/منٹ

□□□

تقریظ

الحمد للہ ربّ العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین۔

فقہِ اسلامی امتِ مسلمہ کی فکری وعملی رہنمائی کا وہ مستحکم ستون ہے جس پر دینی زندگی کی عمارت قائم ہے۔ ایسے میں اگر کوئی صاحبِ علم اس فنِ دقیق میں خلوص، احتیاط اور تحقیق کے ساتھ تصنیفی خدمت انجام دے تو وہ بجا طور پر تحسین وقدر کا مستحق ہوتا ہے

یہ امر باعثِ مسرّت وطمانیت ہے کہ حضرت مفتی محمد شفیق رضا قادری شمسی غوثی صاحب قبلہ زادہم اللہ علماً وعملاً نے فقہی مسائل جیسے نازک اور اہم موضوع پر ایک جامع، مدلّل اور نہایت مفید کتاب تصنیف فرمائی ہے بنام فتاویٰ شفیقیہ۔

فقہِ اسلامی درحقیقت شریعتِ مطہرہ کی عملی تعبیر ہے، اور اس فن میں قلم اٹھانا علم، احتیاط اور دیانتِ علمی کا متقاضی ہے، جس کا حق مؤلفِ محترم نے بحسن وخوبی ادا کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب فتاویٰ شفیقیہ میں مسائل کو قرآن وسنت، اقوالِ فقہاء اور معتبر مصادر کی روشنی میں اسلوبِ سادہ مگر تحقیقی انداز میں پیش کیا گیا ہے، جس سے طلبۂ علم، ائمۂ مساجد اور عام قارئین سبھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر مسائل کی ترتیب، عبارت کی وضاحت اور اختلافی مقامات پر

اعتدال وتوازن اس کتاب کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

مولانا موصوف کی یہ کاوش نہ صرف ان کی علمی بصیرت اور فقہی مہارت کی آئینہ دار ہے بلکہ موجودہ دور کی ایک اہم علمی ضرورت کو بھی پورا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف محترم کی اس کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے، اور اسے ذخیرۂ آخرت بنائے، اس تصنیف کو ذریعۂ ہدایت بنائے اور مؤلف محترم کے علم وعمل میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

احقر العباد:

نبیرۂ حضور فخر بہار

فقیر محمد فرحان رضا قادری ازہری غفرلہ

چشم وچراغ خانقاہ رضویہ تیغیہ رسولیہ مدھورا، کٹیہار، بہار



اپنی باتیں

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم امابعد!

میں نے یہ کتاب مسلمانوں کی صلاح وفلاح اور ان کی آزاد خیالیوں، بداعمالیوں اور بداعتقادیوں کی اصلاح کے لیے ترتیب دی ہے۔ کیوں کہ اس زمانے میں زیادہ تر مسلمان اپنی لاعلمی اور شرعی تعلیمات سے دوری کے سبب طرح طرح کی غلطیاں کرتے ہیں، اپنے اندر بے شمار فاسد وغلط رسمیں ایجاد کرتے ہیں۔ اور نقصانات اٹھاتے ہیں۔ ان نقصانات، خرافات وواہیات سے اسی وقت بچا جا سکتا ہے جب ان کے متعلق صحیح علم ہو۔

افسوس ہے اس زمانے میں مسلمانوں پر کہ کسی عالم دین، یا پھر کسی متدین ومتقی جانکار شخص سے وضو، غسل، حیض، نفاس، استحاضہ، طہارت، نماز، لباس، زینت، پردہ، علاج ومعالجہ، سفر، تعلیم، تربیت اولاد، حقوق وغیرہ کے متعلق صحیح باتیں پوچھنے یا معلومات حاصل کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔

حالانکہ دین وسنت کی باتیں اور شرعی مسائل واحکام معلوم کرنے یا سیکھنے میں کوئی شرم وہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا ہے:

"فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" (الانبیا:الآیۃ:۷)

ترجمہ: اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو (کنزالایمان)

اور رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ان احادیث مبارکہ کے پیش نظر حضور اکرم، نور مجسم، معلم کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانے میں یہاں تک کہ عورتیں بھی ازدواجی زندگی میں آنے والے خاص مسائل کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کرتی تھیں۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

"نِعْمَ النِّسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ یَمْنَعْهُنَّ الْحَیَاءُ اَنْ یَّتَفَقَّهْنَ فِی الدِّیْنِ"

ترجمہ: انصاری (مدینہ منورہ کی) عورتیں کیا خوب ہیں۔ کہ انھیں دین سمجھنے میں حیا مانع نہیں ہوتیں''۔

(بخاری شریف۔ ج:۱، ص:۱۵۰ اور رواہ مسلم وابن ماجہ)

اس سے معلوم ہوا کہ شریعت کے مسائل واحکام سیکھنے یا معلومات حاصل کرنے میں کسی قسم کی کوئی شرم وحیا نہیں ہونی چاہیے۔

لہٰذا شرعی روشنی میں ادب و پردہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مذکورہ باتوں کی معلومات کرنا اور اسے بیان کرنا بے حد ضروری ہے۔

پیش نظر کتاب ''فتاویٰ شفیقیہ تمرین الافتا کے سوالات وجوابات میں سے روزمرہ کے ضروری مسائل واحکام آسان اردو اور عام فہم زبان میں پیش کرنے کی حتّی الامکان کوشش کی گئی ہے تاکہ ان پر عمل پیرا ہوکر عوام اپنے گھروں میں اسلامی کلچر پیدا کرسکیں، اپنے مستقبل کے شب وروز کو روشن وتابناک بناسکیں۔

آخر میں یہ اہم بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کتاب میں جس قدر مسائل واحکام نقل کے گئے ہیں وہ سب اکابرین کی مستند ومعتمد کتابوں سے ہی منقول ہیں۔

اور یہ ساری باتیں ناچیز راقم الحروف کا کوئی ذاتی خیال یا رائے نہیں ہیں۔ اور اس کی تصحیح و پروف ریڈنگ میں حتّی الامکان بڑی باریک بینی سے کام لیا گیا ہے۔ اس لیے منصف مزاج ناظرین کرام سے گزارش والتماس ہے کہ کہیں اس سراپا تقصیر کی کوئی غلطی یا خامی نظر آئے تو زبان کو طعن وتشنیع کے ساتھ نہ کھولیں کہ طعن وتشنیع مومن صالح کا کام نہیں۔ برائے کرم غلطی وغیرہ سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کردی جائے۔

اب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں انتہائی عجز والحاح کے ساتھ التجا کرتا ہوں کہ اے مالک بے نیاز! ان کرم فرما شخصیات اور ہمارے اساتذۂ کرام کو دنیا وآخرت کی سعادتوں سے بہرہ ور فرما، ان کے سایۂ عاطفت کو ہمارے اوپر تادیر قائم فرما۔ ان کے علم وعمل، عمر وفیض میں برکتیں عطا فرما! اے غفور ورحیم معبود! مجھے اس کا احساس ہے کہ اس میں مجھ سے ضرور غلطیاں ہوئی ہوں گی ان سب کو معاف فرما۔ تو جانتا ہے کہ کوئی بھی غلطی دانستہ نہیں، میرے علم وفہم کی کوتاہی کی بنا پر ہے۔ آئندہ میرے دماغ، میرے قلم، میری زبان کو محفوظ فرما اور اس بندۂ بے نوا کی اس ناچیز کوشش کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرما۔ اسے میری اور میرے والدین کی نجات اور اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا۔

آمین بجاہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وبارك وسلم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ

وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ۔

محمد شفیق رضا قادری شمسی

فتاویٰ شفیقیہ

سوال (1) کفراور شرک کسے کہتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: کفر: ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کے بھی انکار کو کفر کہا جاتا ہے۔

شرک: لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے۔

واشرك بالله وجعل له شريكاً فى ملكه تعالىٰ الله عن ذالك والشرك ان تجعل الله شريكاً فى ربوبية تعالىٰ الله عن الشركاء والا نداولان الله وحدهٗ لاشريك له ولا ندله ولاندين۔ یعنی جب اشرک باللہ اس نے اللہ سے شرک کیا کہا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے اس نے کسی اور کو اللہ تعالیٰ کے ملک میں شریک کر دیا۔ حلانکہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے شرک کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے میں کسی اور کو اس کا شریک ٹھہرائے۔ حلانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات شریک اور ہمسروں سے پاک ہے کیونکہ اللہ پاک واحد ہے اسکا کوئی شریک نہیں نہ اس کی کوئی نظیر ہے اور نہ ہی کوئی مثل (لسان العرب جلد ۱۰ رصفحہ ۴۹۹) اور اسی طرح شرح عقائد میں ہے۔ الاشراك هو اثبات الشريك فى الالوهية

بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس و بمعنے استحقاق العباد كمالعبدة الاصنام۔ (شرح عقائد نسفی صفحہ ۵۶ رمطبوعہ محمد سعید، کراچی)

ترجمہ: شرک یہ ہے کہ کسی کو الوہیت میں شریک مانا جائے خواہ کسی کو اللہ کے سوا واجب الوجود مانا جائے جیسا کہ مجوس مانتے ہیں یا کسی کو عبادت کا مستحق مانا جائے جیسا کہ بت پرست مانتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁ ❁ ❁

سوال (2) ایمان کسے کہتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریات دین سے ہیں ایمان کہلاتا ہے۔ جیسا کہ بہار شریعت جلد ۱۔ ص، ۱۷۲، ۱۷۳۔ پر ہے۔ ضروریات دین، میں سے کسی چیز کا انکار یا تحقیر و اشہزاء کرنا کفر ہے اور ضروریات دین اسلام کے وہ احکام ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت، نماز روزے، حج، جنت و دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا وغیرہم عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو علما کے طبقہ میں شمار نہ کئے جاتے ہوں مگر علما کی صحبت میں بیٹھنے والے ہوں اور علمی مسائل کا ذوق رکھتے ہوں اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو

دور دراز جنگلوں و پہاڑوں میں رہنے والے ہوں جنہیں صحیح کلمہ پڑھنا بھی نہ آتا ہو کہ ایسے لوگوں کا ضروریات دین سے ناواقف ہونا اس دینی ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا۔ البتہ ایسے لوگوں کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ ضروریات دین کا انکار کرنے والے نہ ہوں اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے اور ان سب پر اجمالاً ایمان لاتے ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (3) کیا ایمان لانا فرض ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: ایمان لانا فرض عین ہے۔

جیسے اٰمنت باللہ و ملئکتہٖ و کتبہٖ و رسلہ والیوم الآخر و القدر خیرہٖ و شرہٖ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت۔

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (4) وضو و غسل کے فرائض بالتفصیل لکھیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ۔

وضو کے فرائض چار ہیں۔ (۱) منہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔

اور غسل میں تین فرض ہیں۔ (۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص، ۳۱۶)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (5) طہارت کی لغوی و اصطلاحی تعریف لکھتے ہوئے اس کی قسمیں مع احکام بیان کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: طہارت کا معنی ہے پاکیزگی۔

یعنی پاک ہونا۔ اور اصطلاح میں طہارت ایک فقہی اصطلاح ہے۔ جس کا معنی نجاست اور حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا ہے۔ اور طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ صغریٰ اور کبریٰ۔ طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل ہے۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن چیزوں سے غسل فرض ہو ان کو حدث اکبر کہتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (6) بعد وضو معلوم ہوا کہ ہاتھ کی انگلی دھلنے سے رہ گئی ہے تو اب کیا کرے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب:۔ بعد وضو معلوم ہوا کہ انگلی دھلنے سے رہ گئی ہے تو وضو نہ ہوا۔ ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں انگلیوں کی کروٹیں ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے اگرچہ کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (7) نجاست کی لغوی و اصطلاحی تعریف لکھتے ہوئے اس کی قسمیں مع احکام بیان کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: نجاست کی لغوی تعریف ہے ناپاک ہونا۔ اور اصطلاح میں ہے جیسا کہ امام راغب مفردات القرآن میں لکھتے ہیں۔ ایسی حکمی صفت جو نماز یا عبادت کرنے میں رکاوٹ ڈالتی ہو اس کو نجاست اصطلاحی کہتے ہیں، اور نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اسکو نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اسکو خفیفہ کہتے ہیں نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے اور بے پاک نماز پڑھی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ ہے اور اگر بنیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درھم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔ یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درھم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو ہو گئی مگر خلاف سنت ہے اور اسکا اعادہ بہتر ہے۔ نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جن حصوں میں لگتی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً دامن میں لگتی ہو تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (ملخصاً از بہار شریعت)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁ ❁ ❁

سوال (8) تیمم کے فرائض وطریقہ لکھیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: تیمم میں تین فرض ہیں۔(۱) اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرلیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔ نماز اس تیمم سے جائز نہ ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت یہ سب عبادت مقصود نہیں یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو قرآن مجید پڑھنے۔ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں۔ان کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔(۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوگا۔(۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔اس میں یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔(بہار شریعت حصہ دوم۔ص۔۵۳،۵۴۔پر ہے۔)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁ ❁ ❁

سوال (9) نواقض وضو وغسل تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: نواقض وضو یہ ہیں۔ پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا وغیرہ، مرد یا عورت کے آگے پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا۔اور نواقض غسل یہ ہے۔منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوکر عضو سے نکلنا سبب فرضیت غسل ہے۔اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل واجب نہیں ہاں وضو جاتا رہا۔اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہوسکی پھر جب شہوت جاتی رہی اسے چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگر چہ بعد میں نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غسل واجب ہوا۔اسی پر عمل ہے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁ ❁ ❁

سوال (10) آنکھ سے آنسو بہنے کی صورت میں وضوٹوٹے گا یانہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: آنکھ سے آنسو بہنے کی صورت میں وضوٹوٹ جائے گا جیسے بہارشریعت حصہ۔ ۲،ص، ۳۰۵۔ پر ہے۔آنکھ،کان،ناک،پستان وغیرہم میں دانہ یاناسوریاکوئی بیماری ہوان وجوہ سے جوآنسو یاپانی بہےوضوتوڑدے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیۃ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (11) منہ سے خون نکلنے کی صورت میں وضوبرقراررہے گایانہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: منھ سے خون نکلا اگرتھوک پرغالب ہے وضوتوڑدے گاورنہ نہیں۔بہارشریعت حصہ ۲۔ص۔۳۰۵۔پرہے:غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کارنگ اگرسرخ ہوجائے توخون غالب سمجھا جائے گا اوراگرزردہوتومغلوب۔دانت سے کوئی چیزکاٹی اس پرخون کااثریاناک میں انگلی ڈالی اس پرخون کی سرخی آگئی مگروہ بہنے کےقابل نہ تھاتووضونہیں ٹوٹا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیۃ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (12) حیض ونفاس واستحاضہ کی تعریف اورمدت واحکام قلمبندکریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: بالغہ عورت کےآگےکےمقام سےجو خون عادی طورپرنکلتاہےاوربیماری یابچہ پیداہونےکےسبب سےنہ ہواسےحیض کہتے ہیں اوربیماری سےہوتواستحاضہ اوربچہ ہونےکےبعدہوتونفاس کہتے ہیں۔

حیض کی مدت کم سےکم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ رگھنٹے ایک منٹ بھی اگرکم ہےتوحیض نہیں اورزیادہ سےزیادہ دس دن دس راتیں ہیں، ۷۲ رگھنٹے سےذرابھی پہلےختم ہوجائےتوحیض نہیں۔نفاس میں کسی کی جانب کوئی مدت مقررنہیں نصف سےزیادہ نکلنےکےبعدایک آن بھی خون آئےتووہ نفاس ہےاورزیادہ سےزیادہ اس کازمانہ چالیس دن اورراتیں ہیں اورنفاس کی مدت کاشماراس وقت سےہوگاکہ آدھےسےزیادہ بچہ نکل آیااوراس بیان میں جہاں بچہ ہونےکالفظ آئےگااس کامطلب آدھے سےزیادہ باہرآجاناہے۔اگرکسی کوچالیس دن سےزیادہ خون آیاتواگراس کوپہلی باربچہ پیداہواہےیایہ یادنہیں کہ اسےپہلےبچہ پیداہونےمیں کتنے دن خون آیاتھاتوچالیس دن رات نفاس ہے۔باقی استحاضہ۔اورجوپہلی عادت معلوم ہوتوعادت کےدنوں تک نفاس اورجتنازیادہ ہےوہ استحاضہ

جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استحاضہ کے۔ حیض ونفاس کے احکام یہ ہیں کہ حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا کاغذ چھولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ جیسے کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (13) ناپاک ٹنکی وگداونا پاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ لکھیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب:

۱۔ اگر ٹنکی میں کوئی ناپاک جانور یا ایک قطرہ بھی نجاست غلیظہ گر جائے تو پورا پانی ناپاک ہوجائے گا اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تو پوری نجاست نکال لی جائے جیسے کوئی جانور گر کر مر گیا ہو اور پورا پانی نکال دیا جائے اور پانی بہنا شروع ہوجائے، اور پانی کی رنگت و بدبو سب ختم ہوجائے تو وہ ٹنکی پاک ہوجائے گی۔

۲۔ روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دھننے سے اڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو

دھننے سے پاک ہوجائے گی۔ ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہوجائے گی۔

۳۔ جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کو آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (14) نماز کس سن میں فرض ہوئی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: نماز کی فرضیت معراج کے موقع پر ہوئی لیکن واقعۂ معراج کی تاریخ کے تعین میں مؤرخین کا اختلاف ہے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ یہ واقعہ ربیع الاول کے مہینے میں پیش آیا معتمد قول یہ ہے کہ ہجرت سے ایک سال قبل رجب کے مہینے میں یہ واقعہ پیش آیا ہے اور ان کے متعلق مشہور ہے کہ ۲۷؍رجب کو رونما ہوا۔ محققین کے نزدیک ۲۷؍ درست نہیں راجح قول کے مطابق نماز کی فرضیت ۱۲؍رجب کو ہوئی۔ جیسا کہ الدرالمختار و حاشیہ ابن عابدین۔ (ردالمحتار) جلد ۱ ص، ۳۵۲۔ پر ہے۔

قولہ فرضت فی الاسراء الخ، نقلہ ایضًا الشیخ اسماعیل فی الاحکام ثم قال و حاصل ماذکرہ

الشیخ محمد البکری نفعنا اللہ تعالیٰ برکاتہٗ فی الروضۃ الزھراء انھم اختلفی ای سنۃ کان الاسراء بعد اتفاقھم علی انہ کان بعد البعثۃ فجزم جمع انہ کان قبل الھجرۃ بسنۃ نقل ابن حزم الاجماع علیہ وقیل بخمس سنین ثم اختلفوا فی ای شھور کان فجرم ابن الأثیر والنووی فی فتاویہ بانہ کاف فی ربیع الاول قال النووی لیلۃ سبع وعشرین وقیل فی ربیع الآخر و قیل فی رجب و جزم بہ النووی فی الروضۃ تبعا للرافعی و قیل فی شوال و جزم الحافظ عبدالغنی المقدس حافی سیرتہ بانہ لیلۃ السابع والعشرین من رجب و علیہ عمل اھل الأمصار۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (15) نماز پنجگانہ کی فرضیت دلائل وبراہین کی روشنی میں ثابت کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ نماز کا حکم ابتدائے اسلام میں آ گیا تھا تاہم پانچ نمازوں کی فرضیت معراج کے موقع پر ہوئی نماز کی فرضیت آنے کے بعد اللہ رب العزت نے نماز کا طریقہ اور اوقات نماز کی تعلیم عملی طور پر رسول پاک ﷺ کو بذریعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے امت کو تعلیم دی اور اپنی طرح نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔اور امام بخاری نے اپنی صحیح کا آغاز جس روایت سے کیا ہے جو حدیث ہرقل کے نام سے مشہور ہے اس میں ہے کہ ہرقل بادشاہ نے ابو سفیان (جو اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے) ان سے رسول پاک ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں جواب میں جو امور بتائے ان میں سے ایک نماز بھی تھی۔جیسا کہ فتح الباری جلد۔۱ص، ۵۵۴ پر ہے۔فصاء الفرض قیام بعض اللیل ثم نسخ ذالک بالصلوٰۃ الخمس۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (16) اگلی شریعت میں نماز پڑھنے کا طریقہ کیا تھا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: حضور ﷺ سے قبل انبیائے کرام

کی عبادت کیا ہوتی تھی یعنی معراج سے پہلے نماز کا طریقہ کیا تھا اس حوالہ سے جمہور کی رائے یہ ہے کہ موجودہ نمازوں کا طریقہ یہ تھا رکعات کی تعداد میں فرق تھا۔جیسا کہ فتح الباری جلد۔۲ ص،۱۰۴، پر ہے۔اور مسلم شریف ص،۶۴۷،

عن عائشه رضی الله عنها قالت ان الله عزوجل افترض قیام اللیل فی اول هٰذه السورة فقام نبی الله صلی الله علیه وسلم واصحابه قولا امسك الله خاتمتها اثنی عشر شهراً فی السماء حتی انزل الله فی اخر هذه التخفیف فصار قیام اللیل فطوعاً بعد فریضة،

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیائے کرام گزرے ہیں ان کی تعلیمات میں بھی نماز کا تذکرہ ملتا ہے اور انکی نماز بھی رکوع وسجود پر مشتمل تھی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (17) نماز کے فرائض وواجبات وشرائط لکھیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: فرائض نماز چھ ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا۔(۲) قیام کرنا۔(۳) قرأت کرنا۔

(۴) رکوع کرنا۔(۵) دونوں سجدے کرنا۔(۶) قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنا۔

نماز کے واجبات چودہ ہیں۔

(۱) فرض کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے متعین کرنا۔(۲) فرض نماز کی آخری دو رکعتوں کے علاوہ باقی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا۔(۳) فرض نماز کی آخری رکعتوں کے علاوہ سورۃ الفاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا تین آیات پڑھنا۔(۴) سورۃ الفاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔(۵) قومہ کرنا۔(۶) جلسہ کرنا۔(۷) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔(۸) ترتیب قائم رکھنا۔(۹) تعدیل ارکان۔(۱۰) جہری نمازوں میں جہر کرنا اور سری نمازوں میں آہستہ آواز میں پڑھنا۔(۱۱) قعدۂ اولیٰ۔(۱۲) لفظ سلام سے نماز سے باہر نکلنا۔(۱۳) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔(۱۴) عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

شرائط نماز سات ہیں۔

(۱) بدن کا پاک ہونا۔(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔(۳) سر کا ڈھکا ہوا ہونا۔(۴) جگہ کا پاک ہونا۔(۵) قبلہ رخ ہونا۔(۶) نماز کا وقت ہونا۔(۷) نیت کرنا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (18) اوقات نماز پنجگانہ تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: وقت فجر طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے، وقت ظہر و جمعہ آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دوچند ہو جائے وقت عصر بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایۂ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے وقت مغرب غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (19) امام صاحب کی تلاوت شروع کرنے کے بعد مقتدی کا ثنا پڑھنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: اگر امام جہری نماز میں قرأت شروع کردے اور مقتدی نے اب تک نماز شروع نہیں کی ہے تو مقتدی کو اس وقت نیت باندھ کر خاموش کھڑا ہو جانا چاہیے ثنا نہ پڑھنی چاہیے اور اگر امام نے ابھی قرأت شروع نہیں کی ہے تو ثنا پڑھ لینی چاہیے۔ جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ کتاب الصلوٰۃ الباب الخامس فی الامام جلد۔۱ص ۹۰ پر ہے۔

من لم يدرك الركعة الاولىٰ مع الامام وله احكام كثيرة كذا في البحر الرائق، منها انه اذا ادرك

الامام في القراءة في الركعة يجهر فيها لاياتي بالثناء كذا في الخلاصة هو الصحيح،

امام صاحب کی تلاوت کے بعد مقتدی ثنا نہ پڑھے اور اگر سری نماز ہے تو پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاوی شامی جلد ۲۔ص ۱۹۰)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (20) رکوع و سجود کرنے کا مکمل طریقہ لکھیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو حدیث شریف میں ہے اس شخص کی نماز ناکافی ہے۔ (یعنی ناکامل) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا یہ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اس حدیث کو بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں

تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کردے۔ تین بار تسبیح ادنی درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی۔ اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہوں ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبرائے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔

حلیہ میں عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی رکوع کرے اور تین بار **سبحان ربی العظیم** کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا اور یہ ادنی درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے تو سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنی درجہ ہے اس کو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کیا ہے، رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نا باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے **سمع اللہ لمن حمدہ** کی ساکن پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے نہ دال کو بڑھائے رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے **سمع اللہ لمن حمدہ** کہنا اور مقتدی کے لیے **اللھم ربنا لك الحمد**، کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ **ربنا لك الحمد** سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واو ہونا بہتر ہے۔ **اللھم** ہونا اس سے بہتر ہے۔ اور سب میں بہتر یہ ہے کہ دونوں ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب امام **سمع اللہ لمن حمدہ** کہے تو **اللھم ربنا لك الحمد** جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا سکے اگلے گناہوں کی

مغفرت ہو جائے گی۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور منفرد **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر **اللھم ربنا لك الحمد** کہے۔

سجدہ کے لیے اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا اور سجدہ میں ہاتھ کو زمین پر رکھنا سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ گھٹنے۔ وغیرہ

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے تو پہلے گھٹنے رکھتے اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے۔ اصحاب سنن اربعہ نے اس حدیث کو ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ملخصاً بہار شریعت)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (21) نماز پنجگانہ کے لیے اذان کہنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب: نماز پنجگانہ کے لیے اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ جیسا کہ بہار شریعت حصہ سوم، ص، ٦٤٦۔ پر ہے۔ فرض پنجگانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر

ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کردیں تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیۃ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (22) مسجد میں بلا اذان و اقامت کہے باجماعت نماز پڑھنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: مسجد میں بلا اذان و اقامت باجماعت نماز پڑھنا مکروہ ہے حضور صدر الشریعہ اپنی کتاب بہار شریعت جلد سوم، ص، ۶۴۶۔ پر لکھتے ہیں: مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیۃ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (23) قعدۂ اخیرہ میں التحیات کو دوبار پڑھنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: فرض نماز کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات ایک مرتبہ پڑھنے کے بعد فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا ضروری ہے۔ کھڑے ہونے میں تاخیر کرنے سے خواہ التحیات دوبار پڑھنے کے وجہ سے نماز میں سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ لہٰذا قصداً ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے قعدۂ اخیرہ میں التحیات کو دوبار پڑھنے سے اگرچہ سجدۂ سہو کا سبب نہیں ہے مگر سنت کے خلاف ہے لہٰذا قعدۂ اخیرہ میں بھی صرف ایک بار التحیات پڑھنے کا معمول رکھا جائے خواہ انفرادی نماز ہو یا کسی امام کے پیچھے نماز ادا کی جائے۔ جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ الباب الثانی عشر فی سجود السہو جلد۔ ا ص، ۱۲۶۔ پر ہے۔

ولو کرر التشهد فی القعدۃ الاولیٰ فعلیه السهو و کذا ما زاد علی التشهد الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم کذا فی التبیین و علیه الفتویٰ۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیۃ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (24) حالت نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: سینہ پر ہاتھ باندھنا صحیح نہیں ہے یہ رائے صرف غیر مقلدین کی ہے۔ جو اجماع کا انکار کرنے کی وجہ سے گمراہ فرقہ ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک نماز کے دوران قیام کی حالت میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا ہی راجح ہے مختلف روایات اور آثار صحابہ سے ثابت ہے مثلاً امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث روایت کی ہے سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیمنی علی الیسریٰ فی الصلوٰۃ۔ جلد ا، ص۔ ۲۰۰، رقم الحدیث ۷۸۶، پر ہے عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال من السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوٰۃ تحت السرۃ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھا جائے۔ اور سینے پر ہاتھ باندھنے کی جو روایات ہیں ان کے مقابلہ میں مرجوع ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ لیسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (25) حالت نماز میں رفع یدین کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا متفق علیہ مسئلہ ہے لیکن اس کے بعد رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت اور تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت

دونوں ہاتھوں کو اٹھانا مختلف فیہ ہے احناف کے نزدیک ان مواضع میں نہ اٹھانا افضل ہے اور بہتر ہے۔ کیونکہ عندالاحناف رفع یدین کی احادیث منسوخ ہوگئی ہیں جیسا کہ احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے رفع یدین کو ترک کر دیا تھا اور صرف نیت باندھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں انہوں نے پڑھائی تو صرف پہلی مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اٹھایا (ترمذی ابواب الصلوٰۃ، جلد۔ ا، ص ۳۵)۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ لیسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (26) حالت نماز میں آمین بالجہر کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ مسئلہ مستنبط کیا کہ امام کی اقتداء میں شامل جماعت میں مقتدی آہستہ سے آمین کہیں گے زور سے آمین کہنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تخریج کے مطابق خلاف سنت اور خلاف افضل ہے اور جہری نمازوں میں آمین کہی جائے گی۔ امام اعظم کا یہ موقف قرآن وحدیث سے مؤید

ہے۔لفظ آمین ایک دعا ہے جس کا معنی ہے اے اللہ تو قبول فرما۔امام حضرت عطاء کے حوالہ سے لکھتے ہیں ''الآمین دُعاءٌ''، آمین ایک دعاء ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اعوا دبکم تضرعا وخفیۃ اعراف) ۵۵۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیۃ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (27) روزہ کی لغوی وشرعی تعریف لکھیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں اور صوم کا لغوی معنیٰ رکنے کے ہیں اور شرع کی رو سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور عمل مباشرت سے رک جانے کا نام روزہ ہے جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان بہار شریعت حصہ۔۵۔جلد۔۱،ص۔۹۶۶۔ پر لکھتے ہیں: روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیۃ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (28) روزہ کس سنہ میں فرض ہوا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: روزے کی فرضیت کا حکم سن ۔۲، ہجری میں تحویل قبلہ کے واقعہ سے کم وبیش دس پندرہ روز بعد نازل ہوا آیت صیام شعبان کے مہینے میں نازل ہوئی جس میں رمضان المبارک کو ماہ صیام قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ (سورہ بقرہ۔۲۔)

ترجمہ:۔رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور جس میں رہنمائی کرنے والی واضح نشانیاں ہیں پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے تو وہ اسکے روزے ضرور رکھے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (29) روزہ کی قسمیں مع احکام تحریر کریں۔؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: روزے کی پانچ قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) نفل (۴) مکروہ تنزیہی (۵) مکروہ تحریمی۔

احکام روزہ یہ ہے کہ، روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔فرض وواجب کی بھی دو قسمیں ہیں معین وغیر معین فرض معین جیسے ادائے رمضان،فرض غیر معین جیسے قضائے رمضان اور روزہ کا کفارہ واجب معین جیسے نذر معین واجب غیر معین جیسے نذر مطلق،نفل دو ہیں نفل مسنون نفل مستحب جیسے عاشوراء یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرہویں چودھویں پندرھویں اور عرفہ کا روزہ پیر اور جمعرات کا روزہ شش عید کے روزے۔صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن کا روزہ اور افطار مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا نیروز ومہرگان کے دن روزہ صوم دہر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا صوم سکوت یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے صوم وصال روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے یہ سب مکروہ تنزیہی ہے،مکروہ

تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے روزے۔روزے کے مختلف اسباب ہیں روزۂ رمضان کا سبب ماہ رمضان کا آنا روزۂ نذر کا سبب منت ماننا روزۂ کفارہ کا سبب قسم توڑنا یا قتل یا ظہار وغیرہ۔

ماہ رمضان کا روزہ فرض جب ہوگا کہ وہ وقت جس میں روزہ کی ابتداء کر سکے پالے یعنی صبح صادق سے ضحوۂ کبریٰ تک کہ اسکے بعد روزہ کی نیت نہیں ہوسکتی۔

لہٰذا روزہ نہیں ہوسکتا اور رات میں نیت ہوسکتی ہے۔مگر روزہ کا محل نہیں لہٰذا مجنون کو رمضان کی کسی رات میں ہوش آیا اور صبح جنون کی حالت میں ہوئی یا ضحوۂ کبری کے بعد کسی دن ہوش آیا تو اس پر رمضان کے روزے کی قضاء نہیں جبکہ پورا رمضان اسی کے جنون میں گزر جائے اور ایک دن بھی ایسا وقت مل گیا ہو جس میں نیت کرسکتا ہے تو سارے رمضان کی قضا لازم ہے۔

رات میں روزہ کی نیت کی اور صبح کی حالت میں ہوئی اور یہ غشی کئی دن تک رہی تو صرف پہلے دن کا روزہ ہوا باقی دنوں کی قضا رکھے اگرچہ پورے رمضان بھر غشی رہی اگرچہ نیت کا وقت نہ ملا ادائے رمضان اور نذر معین اور نفل کے روزہ کے لیے نیت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے اس وقت میں جب نیت کرے یہ روزے ہوجائیں گے لہٰذا آفتاب ڈوبنے سے پہلے نیت کی کہ کل روزہ رکھوں گا پھر بے ہوش ہوگیا اور ضحوۂ کبریٰ کے بعد ہوش آیا روزہ نہ ہوا اور آفتاب ڈوبنے کے بعد نیت کی تھی تو ہوگیا۔ضحوۂ کبریٰ نیت کا وقت نہیں ہے بلکہ اس سے نیت ہوجانا ضروری ہے۔

اور اگر خاص اس وقت یعنی جس وقت آفتاب خط نصف النہار شرعی پر

پہنچ گیا نیت کی تو روزہ نہ ہوا نیت کے بارے میں نفل عام ہے سنت و مستحب و مکروہ سب کو شامل ہے کہ ان سب کے لیے نیت کا وہی وقت جس طرح اور جگہ بتایا گیا کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہے نویت ان اصوم غدًا للہ تعالیٰ من فرض رمضان ھذا ۔ (بہار شریعت جلد۔۱،ص۔۵،ص۔۹۶۶۔تا ۹۷۳)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (30) رمضان کے روزے میں نیت کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: رمضان کے ہر روزے کی نیت ضروری ہے۔ پورے مہینہ کے لیے ایک نیت کافی نہیں، رمضان المبارک کے ہر روزے کی نیت الگ الگ کرنا ضروری ہے پورے رمضان کے روزوں کے لیے صرف ایک ہی نیت کافی نہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی کتاب الصوم جلد۔۲،ص،۳۷۹، پر ہے۔

ویحتاج صوم کل یوم من رمضان الی نیۃ ولو صحیحا مقیما تمیز اللعبادۃ عن العادۃ، اور اسی طرح فتاویٰ ہندیہ کتاب الصوم جلد، ۱۔ص، ۱۹۰۔ پر ہے۔ ثم

عندنا لا بد من النیۃ لکل یوم فی رمضان کذا فی فتاویٰ قاضی خان ووقت النیۃ کل یوم بعد غروب الشمس ولا یجوز قبلہ کذا فی محیط السرخسی ولو نوی قبل ان تغیب الشمس ان یکون صائما غدا ثم نام او اغمی علیہ او غفل حتی زالت الشمس من الغد لم یجز،

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (31) مفسدات ومکروہات روزہ کو بالتفصیل تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: روزہ یاد رہتے ہوئے جسم کے اعضاء و داخلی راستوں یعنی منہ ناک شرمگاہ سے کوئی چیز داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے چاہے جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے پھر منہ سے اگر ایسی کوئی چیز نکلی جو عموماً غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہو تو اس سے قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا۔ قے کو جان بوجھ کر نگل لینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ منہ کے علاوہ ناک یا شرمگاہ کے راستے سے اگر کوئی چیز داخل کی جو پیٹ کے راستے تک چلی گئی تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا

لازم ہوگی۔ اور عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں آنے سے یعنی شروع ہونے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا عورت کے ساتھ جماع کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم آئے گا۔ جیسا کہ کتاب الصوم فتاویٰ شامی میں ہے۔ جلد،۱۔ص، ۱۵۲، پر ہے باب مایفسد الصوم قال ومایفسد الصوم ثلاثون خصلة وھی علمہٗ

اربعة اقسام قسم من الفم (۱) قسم من الانف (۳) وقسم من الفرج (۴) وقسم غير مشار اليه خاءما الفم فهو على عشرة أشياء۔ أحدها الكفر بالله العبد اذا اكفر فكانة لم يزل كافر اولم يصم البتة والثانى اذا تمضمض من غيرو ضوءٍ فدخل الماء جوفه وهو ذاكر لصومه والثالث اذا تمضمض والوضوء فوق ثلاث مرات فدخل الماء جوفه وهو ذاكر الصوم والرابع القئ اذاردا عمداً والخامس اذا ذاق شئًا فدخل منه شئ فى جوفه والسادس الاكل على الشبهه والسابع اكمل قبل الليل على ظن الليل والثامن اذا اكل طينا لا يوكل مثلهٗ ۔ والتاسع من اكل ورقاً لا يؤكل مثله فان صومهما يفسد فى هديق الوجهين

وعلمها القضا ولا كفارة عليهما ولو اكل طينا يؤكل مثله مثال الطين الارمنى والنيسا بورى اواكل ورفا مثل ورق الكرم ونحوفان عليهما القضا والكفاره والمعاشره اذا اكل اوشرب عمداً فان عليه القضاء والكفاره۔

اور مکروہات روزہ: جھوٹ چغلی، غیبت، گالی دینا بیہودہ بات کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اوران کی وجہ سے روزے میں کراہت آتی ہے۔

روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے چکھنے کے لیے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر یا باندی غلام کا آقا بدمزاج ہے کہ نمک کم وبیش ہوگا تو اس کی ناراضی کا باعث ہوگا۔ اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں چبانے کے لیے یہ عذر ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے نہ حیض ونفاس والی یا کوئی اور بے روزہ ایسا ہے جو اسے چبا کر دیدے تو بچہ کے کھلانے کے لیے روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔ اور کوئی چیز بدل اور اس کا چکھنا ضروری ہے کہ نہ چکھے گا تو نقصان ہوگا تو چکھنے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چومنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہے۔

یونہی مباشرت فاحشہ۔سحری کرنا اور اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ صبح ہو جانے کا شک ہو۔ بہار شریعت جلد۔۱،ص۔ ۹۹۶ تا۹۹۹۔ پر ہے۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے۔
باب تنزیہ الصوم جلد۔۴،ص،۱۳۸۸۔ پر ہے۔

عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،من لم یدع ای یترك قول الزور ای الباطل وهو مافیه اثم والاضافة بیانیة وقال الطبی الزور الکذب والبهتان ای من لم یترك القول الباطل من قول الکفر وشهادة الزور والا فتراوالغیبة والبهتان والقذف والسبب والشتم واللعنوأمثالها مما یجب علی الانسان۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (32) کن صورتوں میں روزے کی قضالازم ہے بالتفصیل قلم بند کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: جن صورتوں میں روزے کی قضا

لازم ہے وہ یہ ہیں جنہیں حضور صدر الشریعہ اپنی کتاب بہار شریعت میں جلد۔ ۱،ص۔۹۸۰ تا۹۹۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔مسئلہ:۔ یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوتی اور کھایا پیا یا جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی یا کھانے پینے پر مجبور کیا گیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا۔اگر چہ اپنے ہاتھ سے کھایا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔یعنی اس روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔

بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا احتلام ہوا یا قئے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا اب قصداً کھا لیا تو صرف قضا واجب ہے۔کان میں تیل ٹپکایا پیٹ یا دماغ کی جھلّی تک زخم تھا اس میں دوا ڈالی کہ پیٹ یا دماغ تک پہنچ گئی یا حقنہ لیا ناک سے دوا چڑھائی یا پھر کنکری مٹی روئی کاغذ گھاس وغیرہ ایسی چیز کھائی جس سے لوگ گھن کرتے ہیں یا رمضان میں بلا نیت روزہ۔روزہ کی طرح رہا یا صبح کو نیت نہیں کی تھی دن میں زوال سے پیشتر نیت کی اور بعد نیت کھالیا یا روزہ کی نیت تھی مگر روزۂ رمضان کی نیت نہیں تھی یا اس کے حلق میں مینہ کی بوند یا اولا جارہا تھا یا بہت سا آنسو یا پسینہ نگل گیا یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا جو قابل جماع نہ تھی یا مردہ یا جانور سے وطی کی یا ران یا پیٹ پر جماع کیا یا بوسہ لیا یا عورت کے ہونٹ چوسے یا عورت کا بدن چھوا اگر چہ کوئی کپڑا حائل ہو مگر پھر بھی بدن کی گرمی محسوس ہوئی ہو۔ان سب صورتوں میں انزال بھی ہو گیا یا ہاتھ سے منی نکالی یا مباشرت فاحشہ سے انزال ہو گیا ادائے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا اگر چہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو یا عورت روزہ دار سو رہی

تھی سوتے میں اسے وطی کی گئی یا صبح کو ہوش میں تھی اور روزہ کی نیت کرلی تھی پھر پاگل ہوگئی اوراسی حالت میں وطی کی گئی یا یہ گمان کرکے کہ یہ رات ہے۔ سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھااور سحری کھالی حالانکہ صبح ہوچکی تھی یا یہ گمان کرکے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کرلیا حالانکہ ڈوبا نہ تھا یا دوشخصوں نے شہادت دی کہ آفتاب ڈوب گیااور دونوں نے شہادت دی کہ دن ہے اور اس نے روزہ افطار کرلیا بعد کومعلوم ہوا کہ غروب نہیں ہوا تھاان سب صورتوں میں صرف قضالازم ہے کفارہ نہیں،صبح سے پہلے یا بھول کر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی یاد آنے پر فوراً جدا ہوگیا تو کچھ نہیں اوراسی حالت پر تھا قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے۔

وبا أوجبة الله تعالیٰ تمز شانه علی عبادة ابتداء لا یسقط عنه الابالاحاءِ أو بالقضاء كذاهذا والله تعالیٰ عزشانه اعلم۔ كتاب النذر فصل فی حكم النذر (بدائع الصنائع،جلد۔۵،صفحہ۔۵۵)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (33) حالت روزہ میں انجکشن لگانا کیسا ہے؟

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانا جائز ہے خواہ رگ میں لگایا جائے یا گوشت میں کیونکہ انجکشن کے ذریعے جو دوا پہنچائی جاتی ہے وہ اصلی راستوں سے نہیں بلکہ رگوں یا مسامات کے ذریعہ بدن میں جاتی ہے جبکہ روزہ فاسد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ بدن کے اصلی راستوں سے کوئی چیز معدے یا دماغ تک پہنچے اور انجکشن میں ایسا نہیں ہے دوا بذریعۂ انجکشن رگوں میں پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے فساد صوم کے لیے مفطر کا جوف ودماغ یا معدہ میں پہنچنا ضروری ہے اور وہ یہاں پایا نہیں جاتا۔ان العبرة للوصول الی الجوف والدماغ۔ فتاویٰ عالمگیری،جلد۔۱،صحفہ،۲۰۴۔ پر ہے اوراسی طرح فتاویٰ فیض الرسول جلد۔۱،ص۔۵۱۶ پر ہے کہ تحقیق یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے رگ میں لگایا جائے یا گوشت میں۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (34) حالت روزہ میں گل منجن یا کولگیٹ کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ میں کولگیٹ کا استعمال کرنا اگرچہ ناجائز وحرام نہیں مگر بلا ضرورت صحیحہ مکروہ ضرور ہے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت اسی طرح کے جواب میں ارشاد فرماتے

ہیں کہ منجن ناجائز وحرام نہیں جبکہ اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جز وحلق میں نہ جائے گا مگر بے ضرورت صحیحہ کراہت ضرور ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد۔۱۰،ص۔۵۵۱ پر ہے اور درمختار میں ہے کرہ له ذوق شئ الخ: یعنی روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا مکروہ ہے چونکہ ٹوتھ پیسٹ یعنی کولگیٹ میں زیادہ امکان یہ کہ کوئی جز واندر چلا جائے اس لیے روزہ کی حالت میں اس سے احتراز کیا جائے سرکار اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ جلد۔۱۰،ص۔۵۱۱۔ پر تحریر فرماتے ہیں روزہ میں منجن ملنا نہ چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (35) حالت روزہ میں بلڈ یا پانی چڑھانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: روزہ کی حالت میں خون بلڈ چڑھانا جائز ہے، کیونکہ وہ معتاد راستوں سے نہیں بلکہ رگوں یا مسامات کے ذریعے بدن میں جاتا ہے جب کہ روزہ فاسد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ بدن کے معتاد راستوں سے کوئی چیز جسم میں اندر پہنچے اور بلڈ چڑھانے میں ایسا نہیں ہوگا لہٰذا بلڈ چڑھانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔ بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔جیسا کہ بدائع الصنائع جلد۔۲،ص۔۹۳، پر ہے

وما وصل الى الجوف اوالى الدماغ عن المخارق الاصلية كالانف والاذن والدبر بان استعط أو احتقن اواقطرفى اذنه فوصل الى الجوف اوالى الدماغ فسد صومه۔

اور روزہ کی حالت میں پانی چڑھانا جائز ہے حالت روزہ میں پانی چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔جلد۔۱،ص۔۲۰۳۔

وما يدخل من مسام البدن من الدهن لايفطر

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (36) حالت روزہ میں ڈائلیسس کرانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: روزہ کی حالت میں ڈائلیسس کروا سکتے ہیں اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ خون کی صفائی کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے گردے کی کمزوری وغیرہ اعذار کی بنا پر مشین کے ذریعے خون کی صفائی کروانے سے کوئی چیز معتاد راستے سے جوف معدہ یا دماغ میں داخل نہیں ہوتی اس لیے حالت روزہ میں ڈائلیسس کروانا جائز ہے۔جیسا کہ فتاویٰ شامی جلد۔۲،ص۔۳۹۵۔ پر ہے۔

لأنه أثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن
والمفطر انما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علیٰ
أن من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه أنه
لأیفطر وانما کرہ الامام ۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (37) حالت روزہ میں بھاپ لگوانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: روزہ کی حالت میں بھاپ لینے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اس لیے اس سے احتراز لازم ہے تاہم اگر کسی بیماری کی وجہ سے بھاپ لینا ضروری بن جائے تو ایسی صورت میں بھاپ لینے کی گنجائش ہے مگر بعد میں ایک روزہ کی قضا کرنا لازم ہوگی۔ کیونکہ بھاپ لینے کی وجہ سے پانی بخارات میں تبدیل ہوکر ناک کے راستے چونکہ پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے اس وجہ سے روزہ کی حالت میں بھاپ لینے کی اجازت نہیں ہے اور اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی جلد۔۲،ص۔۳۹۵۔ پر ہے۔

ومفاده أنه أدخل حلقه الدخان أفطر أی دخان

کان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاکراً لامکان
التحرز عنه فلیتنبه له کما بسطه الشرنبلالی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (38) فرضیت زکوٰۃ کب ہوئی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: زکوٰۃ کا حکم مکہ مکرمہ میں نافذ ہوا سن دو ہجری میں روزہ سے قبل فرض ہوئی۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی کتاب الزکوٰۃ جلد۔۲،ص۔۲۵۶۔ پر ہے۔ وفرضت فی السنة الثانیة قبل فرض رمضان۔ اور تفسیر روح المعانی میں ہے

ان الزکوٰۃ فرضت بمکة من غیر تعین للانصباء
والذی فرض بالمدینة تعین الانصباء ۔ واللہ
تعالیٰ اعلم بالصواب

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (39) زکوٰۃ کی لغوی وشرعی تعریف بیان کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ نشوونما پانے کے ہیں ایک اور مطلب پاک کرنا ہے۔ اور بہار شریعت حصہ۔۵، ص۔ ۸۷۴۔ پر زکوٰۃ کی شرعی تعریف حضور صدر الشریعہ یہ لکھتے ہیں: زکوٰۃ شریعت میں اللہ عزوجل کے لیے مال کے ایک حصہ کا جوشرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کر لے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (40) وجوب زکوٰۃ کی شرطیں تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) بلوغ (۳) عقل، نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں (۴) آزاد ہونا (۵) مال بقدر نصاب ہونا اس کی ملک میں ہونا اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں (۶) پورے طور پر اس کا مالک ہونا یعنی اس

پر قابض بھی ہو (۷) نصاب کا دین سے فارغ ہونا (۸) نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو (۹) مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً (۱۰) سال گزرنا سال سے مراد قمری سال یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینہ۔ (بہار شریعت حصہ۔۵، زکوٰۃ کا بیان)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (41) کن اموال پر زکوٰۃ فرض ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: تین قسم کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(۱) ثمن یعنی سونا چاندی (۲) مال تجارت۔
(۳) سائمہ یعنی چراگاہ پر چھوٹے جانور۔

(بہار شریعت حصہ۔۵، ص۔۸۸۲)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (42) شئی مرہون کی زکوٰۃ کس پر واجب ہے۔؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: شئ مرہون کی زکوٰۃ کسی پر واجب نہیں نہ راہن پر اور نہ ہی مرتہن پر جیسا کہ بہار شریعت حصہ۔۵،ص۔ ۸۷۸۔ زکوٰۃ کے بیان میں ہے۔شئ مرہون کی زکوٰۃ نہ مرتہن پر ہے نہ راہن پر مرتہن تو مالک ہی نہیں اور راہن کی ملک تام نہیں کہ اس کے قبضہ میں نہیں اور بعد رہن چھڑانے کے بھی ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔اور اسی طرح الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (ردالمحتار) جلد۔۳،ص۔۱۷۹)

فلازكوٰة على مكاتب لعدم الملك التام ولافى كسب باذن ولا فى مرهون بعد قبضه۔ (الدرلمختار و حاشيه ابن عابدين) قوله ولا فى مرهون) أى لا على المرتهن بعدم ملك الرقبه ولا على الراهن بعدم اليد و اذا استرده الراهن لا يزكى عن السنين الماضية۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (43) مغصوب کی زکوٰۃ کس پر واجب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: شئ مغصوب پر زکوٰۃ واجب

نہیں۔جیسا کہ بہار شریعت حصہ۔۵،ص۔۸۷۶۔ پر ہے غصب کئے ہوئے کی زکوٰۃ غاصب پر واجب نہیں کہ یہ اس کا مال ہی نہیں بلکہ غاصب پر یہ واجب ہے کہ جس کا مال ہے اسے واپس دے اور اگر غاصب نے اس مال کو اپنے مال میں خلط کر دیا کہ تمیز ناممکن ہوا اور اس کا اپنا مال بقدر نصاب ہے تو مجموع پر زکوٰۃ واجب ہے۔اور اسی طرح فتاویٰ شامی میں ہے۔

فلوله بينة تحب لما مض بالافى غصب السائمة فلاتجب وان كان الغاصب مقرا كمافى الخانية (مصادر) أى ظلما ثم وصل اليه بعد سنين يعدم النمو والأصل فيه حديث على لازكوٰة فى مال الضمار وهو مال يكن الانتفاع به مع بقاء ملك

(کتاب الزکوٰۃ جلد ۲۔ص۔۲۶۶)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (44) ہیرے جواہرات بغرض تجارت ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: موتی ہیرا جواہر بغرض تجارت ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے جیسا کہ بہار شریعت حصہ۔۵،جلد۔۱،ص۔۸۹۲۔

پر ہے۔موتی اور جواہر پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں ہوں ہاں اگر تجارت کی نیت سے ہے تو واجب ہوگئی۔ کیونکہ موتی ہیرا جواہرا اگر مال تجارت نہ ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ کتنے ہی قیمتی ہوں اور اگر تجارت کی نیت سے لیے تو مال تجارت ہونے کی وجہ سے دیگر شرائط کی موجودگی میں ان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہوگئی۔ جیسا کہ تنویر الابصار کتاب الزکوٰۃ جلد۔۳، پر ہے۔

لازکوٰۃ فی اللآلئ والجواھر لاأن تکون التجارۃ۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (45) کھیت پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: کھیت پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے جیسا کہ حضور شارح بخاری لکھتے ہیں فتاویٰ شارح بخاری جلد۔۲، میں کہ کھیت کی قیمت اگرچہ کئی نصاب کے برابر ہے مگر یہ مال نامی نہیں اس لیے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (46) مصارفین زکوٰۃ کون کون ہیں بالتفصیل تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) رقاب (۵) غارم (۶) فی سبیل اللہ (۷) ابن سبیل۔فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو مثلاً رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے خدمت کے لیے لونڈی غلام علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں جن کا بیان گزرا یوہیں اگر مدیون ہے اور نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں، فقیر اگر عالم ہو تو اسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے عالم کو دے تو اسکا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدنظر ہو ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں اور معاذ اللہ عالم دین کی حقارت اگر قلب میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں کو سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے فقیر کو سوال ناجائز ہے کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کے لیے ہو اسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔عامل وہ جسے بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا اسے کام کے لحاظ سے

اتنا دیا جائے کہ اس کو اور اسکے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کر لایا ہے اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے۔ رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مال زکوٰۃ سے بدل کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے۔ غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے اگر چہ اس کا اوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ مدیون ہاشمی نہ ہو۔ فی سبیل اللہ، یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا اس کی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے سواری اور زادراہ اس کے پاس نہیں تو اسے مال زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہ خدا میں دینا ہے اگر چہ وہ کمانے پر قادر ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں مگر اسکو حج کے لیے سوال کرنا جائز نہیں یا طالب علم کہ علم دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے اسے دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہ خدا میں دینا ہے۔ بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکوٰۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو۔ اگر چہ کسب پر قادر ہو یونہی ہر نیک بات میں زکوٰۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے جب کہ بطور تملیک ہو کر بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ ابن سبیل ۔۔ یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا زکوٰۃ لے سکتا ہے اگر چہ اس کے گھر مال موجود ہو مگر اسی قدر لے جس سے حاجت پوری ہو جائے زیادہ کی اجازت نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (47) مالک نصاب پیشگی چند سال کی زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے دی جا سکتی ہے لیکن اس میں یہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی پیشگی ادائیگی کرتے وقت نصاب کا مالک ہو اور سال پورا ہونے پر بھی نصاب کا مالک ہو اگر سال پورا ہونے پر اس کے پاس نصاب کی قدر مال نہ رہا یا سال پورا ہونے سے پہلے نصاب مکمل طور پر ہلاک ہو گیا تو پہلے دی ہوئی زکوٰۃ نفل ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ سال مکمل ہونے سے پہلے بھی دی جا سکتی ہے۔

جیسا کہ تنویر الابصار والدر المختار جلد۔۳۔ص۔۲۲۶۔ پر ہے۔ **(ولو عجل ذو نصاب)** زکوٰتہ لسنین اونصب صح لوجود السبب۔ یعنی اگر صاحب نصاب نے کئی سالوں کی یا کئی نصابوں کی زکوٰۃ پہلے ادا کر دی تو درست ہے سبب کے پائے جانے کی وجہ سے، سرکار اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ جلد۔۱۰ ص۔ ۲۵۲۔ پر تحریر فرماتے ہیں کہ **حولان حول** یعنی زکوٰۃ کا سال پورا ہو جانے کے بعد ادائے زکوٰۃ میں اصلاً تاخیر جائز نہیں، جتنی دیر لگائے گا گناہ گار ہوگا ہاں پیشگی دینے میں

اختیار ہے کہ بتدریج دیتا رہے سال تمام پر حساب کرے اس وقت جو واجب نکلے اگر پورا دے چکا بہتر اور کم گیا ہے تو باقی فوراً اب دے اور زیادہ پہنچ گیا ہے تو اسے آئندہ سال میں مجرا لے،، اور حضور صدر الشریعہ بہار شریعت جلد۔۱،ص۔ ۸۹۱، پر تحریر فرماتے ہیں کہ مالک نصاب سال تمام سے پیشتر بھی ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ سال تمام پر بھی اس نصاب کا مالک رہے اور اگر ختم سال پر مالک نصاب نہ رہا یا اثنائے سال میں وہ مال نصاب بالکل ہلاک ہو گیا تو جو کچھ دیا نفل ہے مالک نصاب پیشتر ہے۔ چند سال کی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (38) حج کی تعریف لکھیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہار شریعت میں تحریر فرماتے ہیں، حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کے طواف کا اور اس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔ حصہ۔۶،ص۔ ۱۰۳۵، پر ہے۔ جیسے التعریفات باب الحاء،ص۔۱۱۱، دار الکتاب عربی الحج القصد الی الشئ المعظم وفی الشرع قصد بیت اللہ تعالیٰ

مصفة مخصوصة فی وقت مخصوص بشرائط مخصوصة۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (39) حج کا حکم کس سن میں نازل ہوا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: حج اسلام کے ان پانچ بنیادی ارکانوں میں سے ایک اہم ترین رکن ہے جن پر اسلام کی پوری عمارت قائم ہے اس کی فضیلت واہمیت کے حوالے سے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ حضرت آدم سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک تمام یا اکثر انبیاء نے حج فرمایا۔ روح المعانی۔ص۲۳۰،جلد۔۲۔ حج کا حکم کس سن میں نازل ہوا اس کے بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں حج کا حکم سن پانچ ہجری میں نازل ہوا اور روح المعانی جلد۔۲،ص۔۲۳۵، پر ہے کہ سن چھ ہجری میں نازل ہوا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (40) حج فرض ہونے کی شرطیں تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: حج فرض ہونے کی نو شرطیں ہیں۔

(۱) اسلام (۲) مرتے وقت تک اسلام ہی پر رہنا۔ (۳) عاقل (۴) بالغ ہونا (۵) آزاد ہونا (۶) اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا (۷) نفل کی نیت نہ ہونا (۸) دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا (۹) فاسد نہ کرنا۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ۔۶،ص۔۱۰۴۷)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (41) حج میں کیا چیزیں فرض ہیں تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: حج میں یہ چیزیں فرض ہیں:

(۱) احرام کہ یہ شرط ہے۔ (۲) وقوف عرفہ، یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔ (۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقوف وطواف رکن ہیں۔ (۴) نیت (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔ (۶) فرض کا اپنے وقت پر ہونا یعنی وقوف اس وقت ہونا جو مذکور ہوا۔ اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے

بعد سے آخر عمر تک ہے۔ (۷) مکان یعنی وقوف زمینی عرفات میں ہونا سوا بطن عرفہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ (بہار شریعت جلد۔۱،ص۔۱۰۴۷ تا ۱۰۴۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (42) حج فرض ادا ہونے کی شرائط تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: حج فرض ادا ہونے کے لیے نو شرطیں ہیں۔

(۱) اسلام (۲) مرتے وقت تک اسلام ہی پر رہنا (۳) عاقل (۴) بالغ ہونا (۵) آزاد ہونا (۶) اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا (۷) نفل کی نیت نہ ہونا (۸) دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔ (۹) فاسد نہ کرنا۔

(بہار شریعت جلد۔۱،ص۔۱۰۴۷)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (43) حج کے واجبات وسنن تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: حج کے واجبات یہ ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے

(۲) صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اس کو سعی کہتے ہیں۔

(۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے اس کا اعادہ کرے۔

(۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا سعی کا طواف معتد بہ کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔

(۵) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں غرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرنا

(۶) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا۔

(۷) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ لے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام کے پہلے چلا جانا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہر گیا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔

(۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا

(۹) طواف عظیم کے باہر سے ہونا۔

(۹) مغرب وعشاء کی نماز کا وقت عشاء میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔

(۱۰) تینوں جمروں پر دسویں گیارھویں بارھویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ، پر اور گیارھویں بارھویں کو تینوں پر کرنا۔

(۱۱) جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا،

(۱۲) ہر روزہ کی ابھی کا اسی دن ہونا۔

(۱۳) سر منڈانا یا بال کتروانا

(۱۴) اور اس کا ایام نحر اور

(۱۵) حرم شریف میں ہونا اگرچہ منیٰ میں یہ ہو

(۱۶) قِران اور تمتع والے کو قربانی کرنا

(۱۷) اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا

(۱۸) طواف اضافہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام طواف اضافہ ہے اور اس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں طواف زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایام نحر کے غیر میں بھی ہو سکتے ہیں۔

(۱۹) داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبۂ معظّمہ طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو،

(۲۰) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا یہاں تک کہ اگر گھسیٹتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی طواف میں پاؤں سے

چلنا لازم ہے اور طواف نفل اگر گھیسٹتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر طواف کرے

(۲۱) طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جب وہ بے وضو نہ ہو اگر بے وضو جنابت میں طواف کیا تو اعادہ کرے

(۲۲) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہوا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہوگا اور چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے غرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے یہاں دم واجب ہوگا۔

(۲۳) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

(۲۴) کنکریاں پھینکنے اور ذبح کرنے اور سر منڈانے اور طواف کرنے میں ترتیب اختیار کرے یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر مفرد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف کرے

(۲۵) طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا اگر حج کرنے والی حیض و نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طواف رخصت نہیں۔

(۲۶) وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا۔

(۲۷) احرام کے ممنوعات مثلاً سلا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

(بہار شریعت جلد۔۱، حصہ۔۶ ص۔۱۰۵۵)

واجب کے ترک سے دم لازم آتا ہے۔ خواہ قصداً ترک کیا ہو یا سہوا خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے وہ شخص اس کا جواب دینا جانتا ہو یا نہیں،، ہاں اگر

قصداً کرے اور جانتا بھی ہے تو گناہ گار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا البتہ بعض واجب کا اس حکم سے استثنا ہے کہ ترک پر دم لازم نہیں مثلاً طواف کے بعد دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک اسے عذر سے ہو جس کو شرع نے مؤخر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو، اور سنن یہ ہیں کہ:

(۱) طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر سب سے پہلا جو طواف کرے اسے طواف قدوم کہتے ہیں طواف قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے تمتع کے لیے نہیں

(۲) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا اس طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا

(۳) صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا

(۴) امام کا مکہ میں ساتویں کو

(۵) عرفات میں نویں کو

(۶) اور منیٰ میں گیارھویں کو خطبہ پڑھنا۔

(۷) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں

(۸) رات منیٰ میں گزارنا،

(۹) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا

(۱۰) وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا

(۱۱) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا اور

(۱۲) آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا

(۱۴) دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرھویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارھویں کے بعد کی رات کو بھی منیٰ میں رہے۔

(۱۵) بطن یعنی وادی محصب میں اترنا اگر چہ تھوڑی دیر کے لیے ہو اور ان کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کا ذکر اثنائے بیان میں آئے گا۔

(بہار شریعت جلد۔۱، حصہ ۶،ص۔۱۰۵۱)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (44) حج میں کیا چیزیں فرض ہیں تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: حج میں یہ چیزیں فرض ہیں۔(۱) احرام کہ یہ شرط ہے (۲) وقوف عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔(۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقف وطواف رکن ہیں۔(۴) نیت (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا یعنی وقوف اس وقت ہونا جو ذکر ہوا اس کے بعد طواف

اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے (۷) مکان یعنی وقوف زمین عرفات میں ہونا سوا بطن عرفہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔

(بہار شریعت جلد۔۱، حصہ۔۶،ص۔۱۰۴۷ تا ۱۰۴۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (45) والدین کی قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ میں کہ حضور شفیق ملت، والدین کی قبروں پر جائے اور ان کی قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے آپ جواب عنایت فرمائیں۔سائل: محمد شان علی کوڈرما۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: والدین کی قبروں کی زیارت کرنا بھی جائز اور ثواب کا کام ہے۔جیسا کہ کنزالعمال میں ہے۔من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل یوم الجمعة فقراء عندلیس غفرلہ۔ یعنی جو شخص ہر جمعہ کے دن اپنے ماں باپ یا دونوں کی قبر کی زیارت کی اور وہاں سورہ نہیں پڑھے تو بھی وہ بخش دیا جائے گا۔اور اسی طرح المعجم الاوسط میں ہے:

عن ابی ھریرۃ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،، من زار قبر أبویہ زور احدھما فی کل

جمعۃ غفر لہ و بر۔

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے ماپ باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کے لیے حاضر ہو وہ بخش دیا جاتا ہے اور اسے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھ دیا جاتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (46) خیرات کے پیسے کو مسجد میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان دین مسئلہ ذیل میں کہ خیرات کے پیسے کو مسجد میں خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ سائل: محمد کلامت منصوری گونر پورہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: عام طور پر خیرات سے مراد نفلی صدقہ ہوتا ہے ۔۔۔ جسے مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری کتاب الزکوٰۃ الباب السابع فی المصارف جلد۔۱ص۔۱۸۸۔ پر ہے۔

لا یجوز أن یبین بالزکوٰۃ المسجد و کذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات و کری الانھار والحج و الجھاد وکل مالا تملیك فیه ولا یجوز أن یکفن

بھا میت ولا یقضی بھا دین المیت کذا فی التبیین۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (47) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین، کہ کیا نابالغ بچہ نفلی صدقہ کر سکتا ہے؟ سائل: محمد عادل خان گوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: جی نابالغ کے مال میں نہ زکوٰۃ ہے نا ہی نابالغ صدقہ دینے کا اہل ہے۔ اس لیے نابالغ اپنے مال کو صدقہ نہیں کر سکتا اگر چہ ولی سرپرست اسے اجازت ہی کیوں نہ دے البتہ دنیاوی اعتبار سے خرید وفروخت میں پیسے دے کر اس کا دنیوی عوض اسے حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ اپنے پیسوں سے کچھ خریدنا چاہے تو جائز ہے۔ جیسے فتاویٰ شامی جلد۔۶ص۔۱۷۳۔ میں ہے۔

قوله والاتھاب أی قبول الھبه وقبضھا و کذا الصدقه فھستانی ، تصرف الصبی والمعتوه الذی یعقل البیع والشراء ان کانا فعا محضا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (48) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حضور شفیق ملت مسئلۂ ذیل کے بارے میں ایصال ثواب کی نیت سے نفلی صدقہ اپنے گھر یا خاندان کے لوگوں کو دے سکتا ہوں یا نہیں؟

سائل: محمد سرفراز پلاموجھا کھنڈ، جواب عنایت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: نفلی صدقہ کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے جیسے باپ، دادا، بیٹا، پوتا وغیرہ اور اپنے قریبی رشتہ دار کو بھی دیا جا سکتا ہے اگر گھر والے یا رشتہ دار کی حالت اچھی ہو اور اگر اس کے مقابلہ میں دوسرے لوگ زیادہ محتاج ہوں تو صدقہ کا پیسہ ان کو دینا زیادہ بہتر ہوگا۔ جیسے حدیث شریف میں ہے۔

عن أنس مثل حديث ثابت قال اجعلها لفقراء كعب وكانا أقرب اليه مني

کتاب الزکوۃ فصل الذی یرجع الی المودی الیہ جلد۔ ۲،ص۔ ۴۸۔

بدائع الصائع میں ہے۔

واما صدقه التطلوع فيجوز صرفها الى الغنى لأنها تجرى فجرى الهبه۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (49) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بیوی کو ہمبستری کے دوران ماں یا، بہن کہنے سے طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟ اور ایسا کہنا کیسا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

سائل: عبدالخالق رضوی دھنگڑھی کیلالی نیپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: شوہر کا اپنی بیوی کو ماں، بہن، بیٹی کہہ کر پکارنا یا یوں کہنا کہ تم میری ماں بہن باجی ہو یا بیوی شوہر کو بھائی کہے تو یہ سب صورتیں حرام ہیں،، جن سے توبہ کرنا اس پر لازم ہے۔ لیکن اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اور یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی محترمہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی بہن کہہ کر پکارا تھا تو اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا مجبوری کے تحت توریہ کے طور پر کہا تھا کیونکہ آپ کو ایک ظالم بادشاہ نے پکڑ لیا تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ جس مسافر کی بیوی خوبصورت دیکھتا اسے طلاق دلوا کر خود قبضہ کر لیتا تھا اگر شوہر طلاق نہ دیتا تو اسے قتل کر دیتا تھا البتہ بھائی سے بہن کو نہیں چھینتا تھا اس لیے آپ نے فرمایا تھا کہ یہ میری بہن ہیں اور مراد یہ ہی تھی کہ دین شریک بہن ہیں۔ سنن ابوداؤد کتاب الطلاق جلد۔ ا،ص۔ ۳۱۹، پر ایک حدیث شریف ہے جسے میں نقل کر رہا ہوں۔

رجلا قال لا مرته یا اخیة فقال رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم اختك هی فکره ذلك ونهی عنه۔

یعنی ایک شخص نے اپنی بیوی کو اے میری بہن کہہ کر پکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا یہ تری بہن ہیں اسے ناپسند فرمایا اور اسے منع کیا۔ بیوی کو بہن کہنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں زوجہ کو ماں بہن کہنا خواہ یوں کہ اسے ماں بہن کہہ کر پکارے یا یوں کہے تو میری ماں بہن ہے سخت گناہ و ناجائز ہے۔مگر اس سے نہ نکاح میں خلل آئے گا نہ توبہ کے سوا کچھ اور لازم ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد۔ ۱۳، ص۔ ۲۸۰)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (50) صرف کھیت ہو تو قربانی واجب ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: کھیت کرائے کے مکان وغیرہ اس میں داخل نہیں اس لیے کہ وہ نامی نہیں ہوتے اور یہ قید کہ غلہ اتنا پیدا ہوتا ہو کہ سال بھر کی ضروریات کے لیے کافی ہو تو اس پر قربانی واجب ہے وہ اس بنا پر ہے کہ قربانی کے وجوب کے لیے مال نامی ہونا شرط نہیں جیسا کہ تنویر الابصار و درمختار میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (51) ایام قربانی میں روپے ختم ہو گئے تو قربانی واجب ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: اگر قربانی کے ایام میں کسی شخص کے پاس پیسے ختم ہو جائیں تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے قربانی صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہوں اور ان کے پاس قربانی کے ایام میں پیسے موجود و ہوں ۔ کیونکہ مال اور دیگر شرائط قربانی کے ایام یعنی ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح صادق سے لیکر ۱۲/ تک میں پائے جاتے ہیں تو قربانی واجب ہے حضور صدر الشریعہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اس کے لیے گنجائش ہو کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے اگر ابتداء وقت میں اہل نہ تھا واجب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں اہل ہو گیا تو کوئی واجب کے شرائط پائے گئے تو اس پر قربانی واجب ہو گئی۔ (عالمگیری جلد۔ ۵، ص۔ ۲۹۳)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (52) فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو قربانی واجب یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: قربانی کی نیت سے خریدنے کی وجہ سے فقیر شخص پر اسی جانور کی قربانی واجب ہوگئی اور اگر قربانی کے ایام گزر گئے اور یہ شخص قربانی نہیں کر سکا تو اس جانور کو زندہ ہی صدقہ کردے جیسا کہ شامی، جلد۔۵،ص۔۲۳۶، پر ہے۔

قال فی الشامی شراھا لھا لوجوبھا علیه بذلك أی بالشراء وھذا ظاھر الروایة لأن شراء لما یجری مجری الایجاب وھو النذر بالتضحیة عرفاً۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (53) قربانی کے جانوروں کی عمر کیا ہونی چاہیے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: قربانی کے جانور کی عمر، اونٹ پانچ سال کا گائے دو سال کا بکرا اس میں بکری دنبہ اور بھیڑ نر و مادہ

دونوں شامل ہیں ایک سال کی اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز ہے افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ یاد رکھیے مطلقاً چھ ماہ کے دنبے کی قربانی جائز نہیں اس کا اتنا فربہ یعنی تگڑا اور قد آور ہونا ضروری ہے کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے اگر چھ ماہ بلکہ سال میں ایک دن بھی کم عمر کا دنبہ یا بھیڑ کا بچہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا نہیں لگتا تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت جلد۔۳،ص،۴۴۰)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (54) بڑے جانور میں زیادہ سے زیادہ کتنے لوگ شریک ہو سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: بڑے جانور گائے بھینس اونٹ وغیرہ میں زیادہ سے زیادہ ۷ سات حصے کرنا جائز ہے۔ جیسے مسلم جلد۔۱،ص۔۴۳۴/ پر ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنه قال خرَجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، مھلین بالحج فامرنا رسول اللہ

ﷺ ان تشرك فی الابل والبقرة کاسبعة منافی بدنة

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضور کے ساتھ حج احرام باندھ کر نکلے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہوجائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (55) بڑے جانور کی قربانی میں وہابی دیوبندی شریک ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: بڑے جانور کی قربانی کے حصوں میں سے ایک حصہ میں بھی اگر کوئی دیوبندی یا اور کوئی مرتد شامل ہوگیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی اگرچہ ذبح کرنے والا سنی ہی کیوں نہ ہو اور اگر معاذ اللہ ذبح کرنے والا دیوبندی ہی ہے تب تو وہ جانور ہی مردہ ہوگیا اس کا کھانا بھی حرام۔ کیونکہ قربانی کے شرکاء میں سے ہر ایک کا مسلمان ہونا ضروری ہے بلکہ مسلمان ہونا ہی کافی نہیں قربت ثواب کی نیت ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی ایک شریک ثواب کی نیت نہ کرے یعنی اس کا مقصود

گوشت لینا ہو تو اس صورت میں بھی کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔

جیسا کہ الفتاویٰ الہندیہ، جلد ۵، ص۔ ۳۰۴، پر ہے۔

وَلَو کَانَ احدُ الشّرکاء ذمیًا کِتابیاً او غیر کتابی و هو یُرید اللحم او یریدُ القربة فی دینه ۔هم یجزهم عندنا لان الکافِرَ لا یتحقق منه القربة فکانت نیة ملحقة بالعظم وکان یرید اللحم والمسلم لو اراد اللحم لا یجوز عندنا۔

اور اسی طرح فتاویٰ فقیہ ملت جلد، ۲، ص۔ ۲۸۹۔ پر ہے: لہٰذا غیر مقلد اور دیوبندی کی شرکت کے ساتھ بڑے جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں۔ اور اسی طرح فتاویٰ بحر العلوم جلد۔ ۵، ص۔ ۱۸۹۔ پر ہے: قربانی کے جانور میں دیوبندی شریک ہو تو سنی کی قربانی نہیں ہوگی۔

دیوبندی پر علمائے عرب وعجم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (56) قربانی کا گوشت اندازے سے تقسیم کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: اگر شرکت میں گائے کی قربانی

کی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کریں گے تو گنہگار رہوں گے بخوشی ایک دوسرے کو کم زیادہ معاف کر دینا کافی نہیں ۔۔ بہار شریعت جلد۔۳،ص۔۳۳۵، پر ہے۔

ہاں اگر سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں کہ مل کر ہی بانٹیں گے اور کھائیں گے یا شرکاء اپنا اپنا حصہ لینا نہیں چاہتے ایسی صورت میں وزن کرنے کی حاجت نہیں،، جیسے الدر المختار وحاشیۃ ابن عابد بن جلد۔۶،ص۔۳۱۷، پر ہے۔

ویقسم اللهم وزنالاجزاعاً الااذاضم معة الاکارع
اوالجلدصرفاً للجنس خلاف جنسة۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (57) قربانی کا گوشت کافر کو دینا کیسا ہے:؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: کافر کو قربانی کا گوشت دینا ناجائز ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے۔جلد ۲۔ص،۳۵۳۔ پر ہے۔

امام الحربی وبوستامنا فجمیع الصدقات لاتجوزله
اتفاقا۔ الدر المختار مع حاشیة ابن عابدبن۔

یعنی حربی کافر اگرچہ دارالاسلام میں امان لے کر داخل ہوا ہو مگر اسے

کوئی بھی صدقہ دینا جائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (58) مرحوم کے نام سے قربانی کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: مرحوم کے نام سے بھی قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اس کا ثواب جتنے مسلمانوں کو پہنچانا چاہے اگرچہ عام امت کے حوالہ سے ہو عام امت مرحومہ کو تو قربانی درست ہوگی اور ثواب سب کو پہنچے گا اور فتاویٰ رضویہ میں ردالمحتار کے حوالہ سے ہے۔

من ضحى عن الميت يصنع كام يضع فى اضحيه
نفسه من التصدق والا كل والا جر للميت
والملك للذابح قال الصدر والمختار انه ان
يامر الميت لاياكل منها والاياكل

بزازیہ ردالمحتار کتاب الاضحیہ دار احیاء التراث العربی بیروت جلد۔۵،ص۔۲۰۷۔
اور بہار شریعت جلد۔۳۔ص۔۳۱۵،حصہ ۱۵۔

میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود

کھائے دوست واحباب کو دے فقیروں کو دے نہ ضروری نہیں کہ سارا گوشت فقیروں کو ہی دے دے کیونکہ گوشت اس کی ملک ہے یہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (59) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو اپنے آپ کو نعت خواں اور ثنا خوان مصطفیٰ کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہوں اور دیوبندی سے ہاتھ بھی ملاتا ہے اور بیٹھ کر مزے سے بات بھی کیا اس پر عندالشرع کیا حکم عائد ہوگا کتاب وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

نیز یہ بھی جواب عنایت فرمائیں کہ ایسے شخص کی جو حمایت کرتا ہے اور مدرسے میں اپنے دسترخوان پر بیٹھا کر کھلاتا ہے پلاتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ دیوبندی سے ہاتھ ملایا ہے اس پر کیا حکم لگے گا؟

المستفتی: محمد عمران ہالینڈ ساؤتھ امریکہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: ایسا بد مذہب گستاخ جس کی گستاخی حد کفر کو پہنچ چکی ہو یا ضروریات دین کا منکر ہو وہ کافر ہے اور ایسا بد مذہب کہ عقائد کفریہ خود نہیں رکھتا مگر ایسے کفریہ و گستاخانہ عقائد والوں کو اپنا

امام یا پیشوا بتاتا ہے یا انہیں مسلمان گردانتا ہے تو وہ بھی یقیناً اجماعاً کافر ہے کیونکہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے اسی طرح ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔(درمختار وشفائے قاضی عیاض علیہ الرحمہ وغیرہ میں ہے)

اللفظ للشفاء مختصراً اجمع العلماء ان من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر

ترجمہ، شفاء کے الفاظ اختصاراً یہ ہیں: علماء کا اجماع ہے کہ جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

(کتاب الشفاء القسم الرابع الباب الاول جلد2 صفحہ 208 دار سعادت بیروت)

(درمختار کتاب الجھاد باب المرتد جلد1 صفحہ 356 مطبوعہ مجتبائی دہلی)

(فتاویٰ رضویہ جلد11 صفحہ 378 مطبوعہ لاہور)

ایسے بد مذہبوں گستاخوں سے دوستی محبت میل جول ان کے یہاں جانا انہیں اپنے یہاں بلانا ان سے ہاتھ ملانا اہل سنت کی مسجد میں آنے دینا، درس وتبلیغ کی اجازت دینا ان کے ساتھ صحبت رکھنا ان کی طرف جھکاؤ اور مائل ہونا الغرض ہر وہ کام جس سے بد مذہبوں سے انسیت وتعلق ووابستگی یا میلان کا اظہار ہو، بد مذہبی وسخت حرام اور شادی بیاہ کرنا ناجائز، نکاح باطل محض اور زنا کے زمرے میں ہے۔

کما صرح به الامام المجدد البریلوی فی ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار،

قران کریم کی نصوص صریحہ واحادیث شریفہ سے ان تمام کی ممانعت

ثابت ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔

(سورہ ھود آیت نمبر 113)

ترجمہ، اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہاں ظالم سے مراد کافر اور سارے گمراہ و مرتدین ہیں اور ان سے ملنے سے مراد ان سے محبت یا میل جول رکھنا۔ (تفسیر نور العرفان)

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔ (سورہ الانعام)

ترجمہ: اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ومن یتولھم منکم فانہ منھم

(سورہ مائدہ آیت نمبر 51)

ترجمہ۔ اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔

اور بدمذہبوں کی نسبت نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ولا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم ولا تخالطوھم ولا تعودوا مرضاھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم۔

ترجمہ: اور ان کے ساتھ نہ بیٹھو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو اور شادی بیاہ نہ کرو اور میل جول نہ رکھو اور ان کے بیماروں کی عیادت نہ کرو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو اور مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھو۔

(صحیح ابن حبان 277 / سنن البیھقی الکبریٰ 205 /)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اصحاب البدع کلاب اھل النار۔

ترجمہ۔ بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔

(التدوین فی اخبار قزوین جلد 2، فیض القدیر جلد 1 کنز العمال)

مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بدمذہبوں سے میل جول رکھنا ان کے یہاں جانا انہیں بلانا ان سے ہاتھ ملانا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نیز ایسا شخص جو خود تو عقائد کفریہ نہیں رکھتا مگر جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی ہیں انہیں مسلمان جانتا ہے وہ بھی یقیناً اجماعاً کافر ہے۔

لہذا ایسے نعت خواں اور ان کے ہم نوا وحمایتی جو انہیں قصداً اپنے دسترخوان پہ بیٹھا کر کھلاتے ہیں ان پر بھی وہی حکم نافذ ہوگا کہ وہ لوگ توبہ واستغفار کریں اور آئندہ وہابیہ ودیابنہ سے کسی قسم کا میل جول نہ رکھیں نہ ان سے ہاتھ ملائیں نہ ان سے بات چیت کریں کہ جو اللہ اور رسول کے دشمن ہیں وہ ہمارے اپنے کیسے ہو سکتے ہیں، اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو سنی صحیح العقیدہ مسلمان حضرات ان لوگوں کے ساتھ کھانا، پینا، سلام وکلام ترک کردیں اور ان کا سخت سماجی بائیکاٹ کردیں ورنہ وہ بھی گنہگار رہوں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے ظالموں سے دور ونفور رہنے کی توفیق مرحمت

فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت فی الدین عطا فرمائے آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (60) نابالغ کا خرید وفروخت کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: اگر نابالغ خرید وفروخت کو سمجھتا ہے اور اس کے سر پرست اسے خرید وفروخت کی اجازت بھی دیتے ہیں تو یہ درست ہے یعنی سمجھدار نابالغ بچہ اپنے ولی کی اجازت سے خرید وفروخت کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حضور صدر الشریعہ فرماتے ہیں کہ نابالغ کے تصرفات تین قسم پر ہیں۔ نافع محض یعنی وہ تصرف جس میں صرف نفع ہی نفع ہے۔ جیسے اسلام قبول کرنا کسی نے کوئی چیز دی اس کو قبول کرنا اس میں ولی کی اجازت درکار نہیں ہے۔

بہار شریعت جلد ۳۔ ص، ۲۰۴، اور اسی طرح فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

ومن البیع الموقوف بیع الصبی المحجور الذی یعقل البیع والشراء متوقف بیعہ وشراءہٗ علیٰ اجازۃ والدہ أو وصیۃ أو جدہ أو القاضی

فتاویٰ عالمگیری جلد۔ ۳، ص، ۱۵۴

اور اسی طرح بحر الرائق میں ہے۔

ولیس من شرائط العاقد البلوغ فا نعقد بیع الصبی وشراۃ موقوفاً علی اجازۃ ولیہ ان کان شراءہٗ لنفسہ ونافذاً بلا عھد کان علیہ ان کان لغیرہٖ

بحر الرائق جلد۔ ۵، ۲۸۹

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (61) وہابیہ و دیابنہ سے خرید وفروخت کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: اگر دیوبندی وہابی کے یہاں خرید وفروخت کرنے پر اس بات کا اندیشہ ہو کہ ان کی تعظیم کرنی ہوگی سلام کرنا پڑے گا ان کے ساتھ کھانا پینا پڑے گا۔ تو جائز نہیں کیونکہ یہ دیوبندی و نجدی غرض کہ جو بھی ضروریات دین سے کسی شئی کا منکر ہو سب مرتد و کافر ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا سلام وکلام کرنا ان کی موت وحیات میں کسی طرح کا اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام نہ ان کی نوکری کرنے کی اجازت نہ نوکری پر رکھنے کی اجازت ان سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ۔ اور اگر مذکورہ بالا باتیں نہ پائی جائیں توخرید وفروخت جائز ہے ورنہ نہیں۔

فتاویٰ رضویہ جلد۔ ۱۴، ص ۴۱۳۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (62) خیار رویت وخیار عیب وخیار شرط کسے کہتے ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب: خیار رویت یعنی جس مال کو دیکھنا اس مال کو دیکھنے کے بعد مال رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ اور خیار عیب یعنی بیع میں عیب ہونے کی صورت میں واپس کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ اور خیار شرط یعنی معاملہ کرتے وقت بائع ومشتری یا دونوں اپنے لیے معاملہ کو نافذ کرنے یا ختم کرنے کا اختیار ہے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے۔

واما خیار الشرط فالکلام فی جواز البیع بشرط الخیارو شراته قدمرفی موضعه وانما الحاجه الی بیان صفة هذالبیع وهابی بیان حکمه والی بیان مالیقط به الخیار ویلزم البیع والی بیان ما ینفسخ به البیع اما صفه فهی انه بیع غیر لازم

لأن الخيار يمنع لزوم الصفقة قال سيدنا عمر رضى الله عنه البيع صفة اوخيار۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (63) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو کن کن سلاسل میں خلافت و اجازت حاصل تھی؟

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو مندرجہ ذیل سلاسل کی اجازت وخلافت۔ سلسلہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ سلسلہ قادریہ آبادانیہ قدیمیہ سلسلہ قادریہ الھدیہ سلسلہ قادریہ رزاقیہ سلسلہ قادریہ منوریہ سلسلہ چشتیہ محبوبیہ واحدیہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدیمہ سلسلہ سہروردیہ واحدیہ سلسلہ سہروردیہ فضلیہ سلسلہ علویہ منائیہ سلسلہ بدیعیہ مداریہ سلسلہ نقشبندیہ صدیقیہ سلسلہ نقشبدیہ علائیہ علویہ سرکار اعلیٰ حضرت کو ان تمام سلاسل کی اجازت تھی۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❁❁❁

سوال (64) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو مجدد کا لقب سب سے پہلے کہاں اور کس سن میں ملا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: حکیم الملت حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کو عظیم آباد، پٹنہ بہار کی عظیم کانفرنس میں سب سے پہلے مجدد دین وملت ہونے کے متعلق سے مولانا عبدالمقتدر بدایونی نے اعلان کیا اور اس زمانے کے ممتاز علماء ومشائخ موجود تھے۔ (فتاویٰ دارالعلوم اعلیٰ حضرت)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (65) علیٰ حضرت قدس سرہٗ کو اعلیٰ حضرت کا لقب کس نے عطا کیا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے بے شمار القابات ہیں جن میں سے آپ کا مشہور ترین لقب اعلیٰ حضرت ہے۔ علامہ بدرالدین احمد قادری صاحب اعلیٰ حضرت کے اس لقب کو یوں بیان فرماتے ہیں: خاندان کے لوگ امتیاز ومعارف کے طور پر اپنی بول چال میں انہیں اعلیٰ حضرت کہتے تھے معارف وکمالات اور فضائل ومکارم میں

اپنے معاصرین کے درمیان برتری کے لحاظ سے یہ لفظ اپنے ممدوح کی شخصیت پر اس طرح منطبق ہوگیا کہ آج ملک کے عوام وخواص ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی زبان پر چڑھ گیا اور اب قبول عام کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ کیا موافق کیا مخالف کسی حلقہ میں اعلیٰ حضرت کہے بغیر شخصیت کی تعبیر ہی مکمل نہیں ہوتی۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (66) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو کتنی اولادیں تھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی زوجہ ارشاد بیگم سے پانچ بٹیاں اور دو بیٹے پیدا ہوئے دونوں بیٹے حامد رضا خان اور مصطفیٰ رضا خان نامور علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ بیٹیوں میں بالترتیب مصطفائی بیگم، کنیز حسن، کنیز حسنین، کنیز حسین، اور مرتضائی بیگم۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (67) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے کتنے اساتذہ تھے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ابتدائی تعلیم کچھ حضرت مولانا مرزا غلام قادر علیہ الرحمۃ سے پڑھیں اور اکثر کتب اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد نقی علی خاں علیہ الرحمہ سے پڑھیں نیز چند ایک کتاب کا درس حضرت مولانا سید ابوالحسین احمد نوری سے اور حضرت مولانا عبد العلی رامپوری علیہ الرحمہ سے بھی لیا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❀❀❀

سوال (68) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے کتنے خلفاء تھے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: خلفائے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح تعداد کا تعین تو نہیں کیا جا سکتا لیکن قرین قیاس یہ تعداد سو سے اوپر تجاوز کرتی ہے اعلیٰ حضرت کے خلفاء نہ صرف برصغیر پاک وہند سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ عرب وافریقہ کے بلاد میں بھی ایک کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

جن میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

☆ حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان، مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں

☆ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی۔

☆ مولانا محمد شاہد رسول قادری

☆ مفتی غلام جان ہزاروی

☆ سید محمد عبد السلام باندوی

☆ مولانا عبد الاحد صاحب پیلی بھیتی

☆ سلطان الوعظین

☆ مولانا عبد الحق صاحب پیلی بھیتی

☆ مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی

☆ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب پیلی بھیتی

☆ مولانا عبد الحئی صاحب پیلی بھیتی

☆ مولانا شاہ محمد حبیب اللہ قادری میرٹھی

☆ مولانا محمد شفیع بیسلپوری

☆ مولانا محمد عمر الدین ہزاروی

☆ مولانا احمد بخش صادق صاحب قبلہ

☆ مولانا احمد حسین امروہوی

☆ مولانا رحیم بخش آروی قادری

☆ مولانا رحم الٰہی منگلوری

☆ مولانا عبد العزیز الحسن پھپھوندی

☆ مولانا محمد حسنین رضا خان

☆ مولانا احمد مختار صدیقی میرٹھی

☆ قاضی عبدالوحید عظیم آبادی

☆ قاضی شمس الدین جونپوری

☆ مولانا سید غلام جان جودھپوری

☆ مولانا محمد اسمٰعیل فخری محمود آبادی

☆ حضرت مولانا سید محمد حسین میرٹھی

☆ مفتی حاجی محمد لعل خان مدراسی

☆ مولانا محمد مشتاق احمد کانپوری

☆ میر مومن علی جنیدی

☆ مولانا سید نور الحسن نگینوی

☆ مولانا نثار احمد کانپوری

☆ مولانا حافظ یقین الدین بریلوی

☆ حاجی کفایت اللہ صاحب

ان کے علاوہ بھی خلفائے افریقہ وعرب ہیں۔

(سوانح اعلیٰ حضرت)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (69) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ہند میں کس کس شہر کا دورہ فرمائے تھے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے ہندوستان کے کئی شہروں کا دورہ فرمایا جن میں سے چند مشہور ہیں، بریلی لکھنؤ، آگرہ، کانپور، الہ آباد، پٹنہ اور کلکتہ ان شہروں میں مختلف علمی ومذہبی سرگرمیوں میں حصہ لیا جیسے کہ لیکچرز دینا فتاویٰ جاری کرنا اور دینی کتب کی تصنیف کرنا۔ (تذکرہ امام احمد رضا)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (70) فتاویٰ رضویہ شریف میں کتنے رسائل اور کتنے سوالات ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب: فتاویٰ رضویہ جدید کی ۳۳؍جلدیں ہیں جن کے کل صفحات ۲۲۰۰۰ سے زیادہ کل سوالات مع جوابات ۴۸۴۴ اور کل رسائل ۲۰۶، ہیں ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے قرآن وحدیث فقہ منطق اور علم کلام سے مزین ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (71) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: وصایا شریف ص ۲۴۔ پر ہے کہ مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے اپنے جنازہ کے بارے میں یہ وصیت فرمائی تھی المنۃ الممتازہ میں نماز جنازہ کی جتنی دعائیں ہیں۔ اگر حامد رضا کو یاد ہوں تو وہ میری نماز جنازہ پڑھائیں گے ورنہ مولوی امجد علی صاحب پڑھائیں گے۔ حضور حجۃ الاسلام چونکہ ایک ولی کامل تھے اس لیے ان کو مقدم فرمایا اور حضور حجۃ الاسلام سرکار حامد رضا خان نے آپ کی جنازہ کی نماز پڑھائی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی

سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ لیسینیۃ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

۞ ۞ ۞

سوال (72) عرس و چادر و طواف مزار و بوسہ کی شرعی حیثیت تحریر کریں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: کسی بزرگ کی یاد منانا اور ان کو ایصال ثواب کرنے کے لیے ان کے مریدین و متوسلین وغیرہ کا ان کے لیے یوم وفات پر سالانہ اجتماع عرس کہلاتا ہے۔ اور عرس منانے سے مقصود ان کی یاد منانا اور ان کو ایصال ثواب کرنا ہوتا ہے اس لیے ان کے عرس کا انعقاد کرنا شرعاً جائز و مستحسن اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے اور شریعت مطہرہ میں مزار پر

چادر چڑھانا بلاشبہ جائز اور مستحسن عمل ہے کہ اس سے صاحب مزار کی تعظیم و عظمت کا اظہار ہوتا ہے اور طواف کے حوالہ سے راجح قول یہ ہے کہ قبر کا طواف ممنوع ہے کیونکہ طواف کرنا کعبۃ اللہ کے ساتھ خاص ہے اسلیے کسی اور جگہ مزار یا قبر کا طواف کرنا بھی ممنوع ہے لہٰذا ایسے امور سے ہر صورت میں اجتناب کرنا چاہیے۔ جیسے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اپنی کتاب المسلك المتقسط فی المنسك المتوسط میں تحریر فرماتے ہیں۔

ولا یطوف ای لایدور حول البقعه الشریفة لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء ولا عبرة بما یفعله العامة الجمله ولو کانوا فی صورة المشائخ والعلماء

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت سے قبر کے طواف کے بارے میں سوال ہوا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ راجح یہ ہے کہ ممنوع ہے۔ مزید برآں تحریر فرمایا کہ مزار کا طواف محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخانۂ کعبہ ہے۔ اور بہار شریعت میں ہے قبر کا طواف تعظیمی منع ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بوسہ کے حوالہ سے سوال ہوا تو اعلیٰ حضرت جواب دیتے ہیں کہ قبر کا بوسہ لینا منع ہے اور طواف کرنا ناجائز ہے۔

مزار کو نہ ہاتھ لگانا نہ بوسہ دینا اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۔ ۹، ص، ۵۲۲)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (72) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ مشروم کھانا کیسا ہے؟

المستفی محمد فیضان خان بنارس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: مشروم جسے اپنے ملک میں کھمی چھتری سے جانتے ہیں یہ زمین پر اگنے والی نباتات میں سے ہے چونکہ اس میں کسی قسم کا ضرر ونقصان نہیں تو اس کا کھانا دیگر ساگ سبزیوں کی طرح جائز و درست ہے۔لعدم مانع شرعی لان الاصل فی الاشیاء الاباحة اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔مشروم بنی اسرائیل پر نازل ہونے والی نعمت کی قبیل سے ہے یعنی منّ کی قبیل سے منّ کی طرح بغیر محنت ومشقت کے ہاتھ آجانے والی اللہ کی نعمت ہے۔اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفاء ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ ۔سرپلو۔مہوتری۔نیپال

❁❁❁

سوال (73) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ کھانا کھاتے وقت اگر کوئی سلام کرے تو جواب دے سکتے ہیں یا نہیں۔اور یہ بھی بتائیں کہ چند لوگ ایک جگہ جمع ہوں اور ایک شخص آکر سلام کرے تو سب کو جواب دینا ضروری ہے یا نہیں، جواب عنایت فرمائیں۔

سائل محمد امتیاز غوری گنج، بنارس۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: جو شخص کھانا کھا رہا ہو تو اگر ابھی اس کے منہ میں لقمہ ہے تو سلام نہ کرے اور اگر ایسے کسی شخص نے سلام کر لیا تو اسے اختیار ہے چاہے تو فوراً جواب دے یا بعد میں اور اگر پانی وغیرہ پی رہا ہو تو اسے سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ جواب دینے سے عاجز نہیں ۔جیسا کہ درمختار جلد۔۹،ص۔۹۰۔پر ہے۔

یکرہ علی عاجز عن الرد حقیقة کاکل ولو سلم لا یستحق الثواب۔

اس عبارت سے واضح ہوا کہ جو جواب دینے سے عاجز نہیں اسے سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر کھانے والے کے منہ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے تو جواب دینے سے عاجز ہے ایسے شخص کو جواب دینا مکروہ ہے اور ثواب بھی نہیں ملے گا۔جیسا کہ ردالمحتار میں ہے

قولھم کاکل ظاھرة ان ذالك مخصوص بحال و

ضع اللقمه في الفم والمضغ و اما قبل و بعد فلا
يكره لعدم العجز هكذا في ردالمختار جلد،۹۔ص،۹۰۔

اور اس طرح حضور صدر الشریعہ فرماتے ہیں لوگ کھانا کھا رہے ہیں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے ہاں اگر چہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ وہ لوگ اسے کھانے میں شریک کریں گے تو سلام کرے یہ اس وقت ہے کہ کھانے والے کہ منہ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے کہ اس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے۔ بہار شریعت حصہ ۱۶۔ص، ۴۶۴۔ پر ہے۔ اور اگر کچھ لوگ جمع ہوں اور کوئی آ کر السلام علیکم کہے تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لیکر سلام کیا یا کسی کو مخاطب ہو کر سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا۔ دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔ (بہار شریعت جلد۔۳،ص۔۴۶۰)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀❀❀

سوال (74) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں نذر کتنی طرح کی ہوتی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں کہ بزرگوں کے نام جو نذر مانتے ہیں کہ بابا، اے اللہ کے ولی اگر میرا یہ کام بن

جائے یا میرا بیٹا اچھا ہو جائے تو میں آپ کی بارگاہ میں مرغا پیش کرونگا یا خصی پیش کرونگا تو ایسی نذر ماننا جائز و درست ہے یا نہیں اگر نہیں تو دلائل سے مزین و مرصع عنایت فرمائیں۔ اگر ہاں تو بھی قرآن و احادیث اور بزرگوں کی کتابوں سے حوالہ پیش فرمائیں کرم ہوگا۔

المستفتی: مولوی محمد ہدایت اللہ رضوی لوہار پٹی، محلہ وارڈ نمبر ۶ مہوتری، نیپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب: نذر اور منّت دو طرح کی ہوتی ہے: (1) نذرِ شرعی اور (2) نذرِ عرفی، نذرِ شرعی یہ ہے کہ اللہ پاک کے لیے کوئی ایسی عبادت اپنے ذمہ لازم کر لینا، جو لازم نہیں تھی، مثلاً یہ کہنا کہ میرا یہ کام ہو جائے تو میں 100 نفل پڑھوں گا وغیرہ۔ نذرِ شرعی کی کچھ شرائط ہوتی ہیں، اگر وہ پائی جائیں، تو نذر کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور پورا نہ کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور نذرِ عرفی کا معنی، نذرانہ اور ہدیہ ہے، مثلاً: انبیائے کرام (علیہم السلام) اور اولیائے عظام (رحمہم اللہ) کے لیے اس طرح نذر ماننا کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے، تو میں فلاں بزرگ کے نام پر کھانا کھلاؤں گا، یہ نذرِ عرفی ہے، اسے پورا کرنا واجب تو نہیں، البتہ بہتر ہے کہ اسے بھی پورا کیا جائے۔

اللہ پاک کے علاوہ کسی نبی یا ولی کی نذرِ عرفی ماننا جائز ہے، کیونکہ اس میں بندے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ میں یہ نیک کام اللہ پاک کی رضا کے لیے کروں گا لیکن اس کا ثواب فلاں بزرگ کو ایصال کروں گا اور اس میں کوئی

حرج والی بات نہیں، اس کو نیاز بھی کہتے ہیں، البتہ نذرِ شرعی اللہ پاک کے ساتھ خاص ہے، اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کے لیے ماننا ممنوع ہے۔ نذر کی اقسام بیان کرتے ہوئے فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 1422ھ) لکھتے ہیں: نذر کے دو معنی ہیں، شرعی اور عرفی۔ نذرِ شرعی کے معنی ہیں غیر ضروری عبادت کو اپنے اوپر ضروری کر لینا اور نذر عرفی کے معنی ہیں نذرانہ، ہدیہ یا پیشکش۔ نذرِ شرعی خدائے تعالیٰ کے سوا کسی کی ماننا ممنوع ہے اور نذرِ عرفی انبیائے کرام و اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لیے جائز ہے۔ نذر شرعی کا حکم یہ ہے کہ اس کا ادا کرنا فرض ہے اور اگر صدقہ وغیرہ کی نذر ہو، تو اسے وہی لوگ کھا سکتے ہیں، جن کو زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ قرآن کریم (کی اس آیت) **وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ**۔ میں اس شرعی نذر کا ذکر ہے اور نذرِ عرفی کا حکم یہ ہے کہ اسے امیر و غریب سبھی لے سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد ۲۔ص، 341، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

نذرِ شرعی کو پورا کرنے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: **وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ**۔ ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی منتیں پوری کریں۔ (پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 29) مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے تحت تفسیر قرطبی میں ہے:

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ) أمروا بوفاء النذر مطلقًا الا ما كان معصية، لقوله عليه السلام: لا وفاء لنذر في معصية الله.

ترجمہ: آیت مبارکہ میں گناہ کی نذر کے علاوہ مطلقاً نذر کو پورا کرنے کا

حکم دیا گیا ہے، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی نافرمانی میں کوئی بھی نذر پوری نہیں کی جائے گی۔ (تفسیر قرطبی، جلد 12، صفحہ 34، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) حدیث پاک میں ہے: **عن عائشة رضی الله عنها، عن النبی ﷺ قال من نذر ان يطبع الله فليطعه، و من نذر أن يعصيه فلا يعصه**۔ ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو یہ منت مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا، تو اس کی اطاعت کرے (یعنی منت پوری کرے) اور جو اس کی نافرمانی کرنے کی منت مانے، تو اس کی نافرمانی نہ کرے (یعنی اس منت کو پورا نہ کرے)۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعۃ، جلد۔2 صفحہ 522، مطبوعہ لاھور)

نذرِ عرفی کے جائز ہونے کے متعلق اللہ پاک کے اس فرمان: **وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ** کے تحت تفسیراتِ احمدیہ میں ہے: **ومن ههنا علم ان البقرة المنذرة للاولياء كما هو الرسم في زماننا حلال طيب**۔

ترجمہ: اور یہاں سے معلوم ہوا کہ جس گائے کی نذر اولیائے کرام کے لیے مانی جائے، وہ حلال وطیب ہے، جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رائج ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، سورۃ البقرۃ، صفحہ 45۔ مطبوعہ کوئٹہ) بحر الرائق میں ہے:

أن قال يا الله انی نذرت لك ان شفيت مريضی، او رددت غائبی او قضیت حاجتی ان اطعم

الفقراء الذین بباب السیدة نفیسة ، أو الفقراء الذین بباب الامام الشافعی، او الامام اللیث، او اشتری حصیر المساجد هم، او زیتا لوقودها او دراهم لمن یقوم بشعائر ها الی غیر ذلك ممایکون فیه نفع للفقراء والنذر الله عزوجل وذکر الشیخ انما هو محل لصرف النذر لمستحقیه القاطنین برباطه او مسجده او جامعه فیجوز بهذا الا اعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد المصرف

ترجمہ: (اگر کسی نے) اس طرح نذر مانی کہ اے اللہ! میں تیرے لیے نذر مانتا ہوں کہ اگر تو میرے اس مریض کو شفاء عطا فرما دے یا میرے گم شدہ عزیز کو لوٹا دے یا میری فلاں حاجت پوری ہو جائے، تو میں سیدہ نفیسہ یا امام شافعی یا امام لیث علیہم الرحمۃ کے مزار کے فقراء کو کھانا کھلاؤں گا یا ان بزرگوں کی مساجد کے لیے چٹائیاں خرید کر دوں گا یا وہاں کے چراغ جلانے کے لیے تیل دوں گا یا وہاں کے خادمین کو دراہم دوں گا وغیرہ، تو اس میں فقراء کا نفع ہے اور نذر اللہ پاک کے لیے ہے اور شیخ کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہ نذر کے صرف ہونے کا محل ہیں یعنی ان کے جامعہ یا مسجد یا سرائے کے مستحق خادمین کے او پر وہ نذر خرچ ہوگی، تو اس طرح منت ماننا جائز ہے،

اس لیے کہ نذر کا مصرف فقراء ہیں اور وہ مصرف پایا گیا۔

(بحر الرائق، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، جلد 2، صفحہ 521، مطبوعہ کوئٹہ)

عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 973ھ) حضرت ابوالمواہب شاذلی کے احوال میں لکھتے ہیں:

کان رضی الله عنه یقول رأیت النبی ﷺ فقال اذا کان لك حاجة واردت قضائها فانذر للنفسیة الطاهرة ولو فلسا فان حاجتك تقضی،۔

ترجمہ: حضرت شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے تھے میں نے رسول ﷺ کو دیکھا حضور ﷺ نے فرمایا جب تجھے کوئی حاجت درپیش ہو اور تو چاہتا ہو کہ وہ پوری ہو جائے، تو سیدہ نفیسہ طاہرہ کی نذر مان لے، اگرچہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو، تو تیری حاجت ضرور پوری ہو جائے گی۔ (الطبقات الکبریٰ، ابوالمواہب شاذلی، جلد 2۔ صفحہ 148، مطبوعہ مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ)

علامہ سیدی عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 1143ھ) لکھتے ہیں:

والنذر لهم بتعلیق ذٰلك علیٰ حصول شفاء اوقدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة علی الخادمین بقبورهم

ترجمہ: اولیاء اللہ کے لیے جو نذر مانی جاتی ہے اور اسے مریض کی شفا حاصل ہونے یا غائب کے آنے پر معلق کیا جاتا ہے، وہ نذر مجاز ہے (یعنی اس سے اولیاء اللہ کے مزارات پر خادمین کے لیے صدقہ کرنا مراد ہوتا ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، الخلق الثامن والاربعون
جلد،2، صفحہ 151، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 1239ھ) فرماتے ہیں: حضرت امیر وذریۃ طاہرہ اور اتمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ راباایشاں وابستہ می دانند و فاتحہ درود صدقات ونذر بنام ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ باجمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است فاتحہ ودرود ونذر وعرس ومجلس، ترجمہ: امیر (مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم) اور ان کی اولاد پاک کوتمام امت پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتی ہے۔

اور تکوینی امور فاتحہ، درود، صدقات اور نرو نیاز ان کے نام سے رائج ہیں اور معمول بنا ہوا ہے، چنانچہ تمام اولیائے کرام سے یہی معاملہ ہے کہ ان کے نام پر نذر و نیاز، فاتحہ، درود، عرس اور مجالس منعقد کی جاتی ہیں۔

(تحفہ اثنا عشریہ، باب ہفتم در امامت، صفحہ 214، مطبوعہ سہیل اکیڈمی، لاہور)

شیخ الاسلام والمسلمین، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 1340ھ) لکھتے ہیں: غیر خدا کے لیے نذر فقہی کی ممانعت ہے، اولیائے کرام کے لیے ان کی حیات ظاہری خواہ باطنی میں جو نذر کہی جاتی ہیں، یہ نذر فقہی نہیں، عام محاورہ ہے کہ اکابر کے حضور جو ہدیہ کریں اسے نذر کہتے ہیں، بادشاہ نے دربار کیا، اسے نذریں گزریں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد13، صفحہ 598، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لہٰذا مذکور بالا تمام دلائل و براہین کی روشنی میں ثابت و واضح ہو گیا کہ

بزرگان دین کی بارگاہ میں مرغا یا خصی پیش کرنے کی نذر ماننا جائز و باعث برکات وحسنات ہے کیوں کہ نذر ماننے والا کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کام پورا ہونے پر خصی و مرغا ذبح شرعی کے بعد ان کا ایصال ثواب بزرگان دین کے نام ہے جس میں صاحبین مزار و فقرا و مساکین و صاحبین نذر سب کا نفع مقصود ہے۔ جو عین قرآن و حدیث و ارشادات فقہا کے منشا کے مطابق و موافق ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیق رضا قادری شمسی
سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ قادریہ یٰسینیہ۔ سرپلو۔ مہوتری۔ نیپال

❀ ❀ ❀